Regd No P 67

رجسٹرڈ نمبر ل ۴۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر۔ محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ ،،
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۳ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ | ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۲

جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں

انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا (المسیح الموعود)

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قادیان کی یہ چھوٹی سی مگر مقدس بستی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسکن اور مدفن بنایا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نوشتوں اور پیش خبریوں کے مطابق چودھویں صدی ہجری کے دور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بنایا۔ یہ مبارک بستی جس کی تقدیس کے لئے یہی ایک سند کافی ہے کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل پیدا ہوا۔ اور یہ مہبط انوار الٰہیہ بن گئی۔ ہاں یہی وہ بستی ہے جہاں سے اس زمانہ میں اسلام کی طرف سے اُن تمام حملوں کا منہ توڑ اور مسکت جواب دیا گیا۔ جو مخالفین اسلام بڑی شدومد کے ساتھ کر رہے تھے اور بزعم خود یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اسلام مُردہ ہو چکا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اپنے ہاتھوں میں آب حیات اور تریاق کے جام تھامے عین وقت پر آسمان کی بلندیوں سے اُترا۔ اس نے لبالب جام نیم مردہ اسلام کے ہونٹوں سے لگا دیئے۔ اسلام کی وہ روح جو ثریا تک پہونچ چکی تھی واپس لوٹ آئی اور پھر وہی اسلام اپنے مخالفین پر لوٹ پڑا اور وہ مدافعت کی کہ اعداء اسلام کے دانت کھٹے ہوگئے۔

ہاں یہی مسیحائے زماں اس بستی میں اپنی زندگی کے بہترین سال مکین رہا اور ان گلیوں میں پھر کر اسلام کا نعرہ بلند کرتا رہا اور اسی کی برکت تھی کہ یہ دور افتادہ گمنام سی بستی اللہ تعالیٰ کی برکات کا مورد بن گئی اور یہ شرف اسے تا قیامت حاصل رہے گا۔!

یہی وہ مبارک بستی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ منعقد فرمایا اور یہ تاکید فرمائی کہ آئندہ رہتی دنیا تک یہ سالانہ جلسہ برابر ہوتا رہے یہ اسی فرمودہ کی برکت اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ شدید ترین گردش ایام کے باوجود جماعت کے مخلصین ہر سال یہاں آتے اور جلسہ کی رونق بڑھاتے ہیں۔ اور ابراہیم ثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے روحانی طیور دور دراز کا سفر گویا اُڑ کر طے کرتے اور اس روحانی مرکز کے اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔

ہمارا یہ سالانہ اجتماع جو اس سال بتاریخ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء کو منعقد ہو رہا ہے اپنے اندر دینی رنگ اور کوئی مادی مقصد نہیں رکھتا بلکہ یہ چونکہ ایک روحانی اجتماع ہے اور روحانی اغراض کے ماتحت اس کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ اس لئے یہ عبادت کے حکم میں آجاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ جو للہ سفر کیا جاتا ہے وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔"

ہم ہر سال ان ہی پاک مقاصد کے پیش نظر یہاں جمع ہو کر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں کرتے اور تجویزیں سوچتے ہیں اور امن عالم کے حق میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ اجتماع خالصۃً دینی اجتماع ہے۔ اور پھر اس میں صرف یہی فائدہ نہیں کہ ہم اشاعت اسلام کی تجاویز پر غور کرتے ہیں بلکہ ہم ان مقدس گلیوں میں چلتے پھرتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس نبی چلتا پھرتا رہا ہم ان مقدس مقامات کی زیارت کرتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا مسکن ہونے کی وجہ سے تقدس حاصل ہے۔۔۔ ہم مسجد اقصیٰ کو دیکھتے ہیں جس میں خطبہ الہامیہ کا نزول آسمان کی رفعتوں سے ہوا۔ --- ہم مسجد مبارک کو دیکھتے ہیں جس میں جری اللہ فی حلل الانبیاء نے نمازیں ادا کیں۔ --- ہم بیت الفکر کو دیکھتے ہیں جس میں زہد و ریاضت کی خوشبوئیں بکھری پڑی ہیں --- ہم بیت الدعا کی زیارت کرتے ہیں جس میں درد و سوز بھری مناجات کا گداز آج بھی ہمارے اعصاب محسوس کرتے ہیں ہم بہشتی مقبرہ کو دیکھتے ہیں جس میں دنیا کے دور دراز ملکوں کے رہنے والے مخلصین ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں ان کے مزارات پر نصب شدہ کتبے زبان حال سے پکار پکار کہہ رہے ہیں کہ ہم کن کن ملکوں کے رہنے والے تھے ہمیں اسلام نے سلک اخوت میں پرو دیا۔ اور ہم نے اسلام کی خاطر مسلسل قربانیاں کر کے اللہ تعالیٰ سے یہ انعام پایا کہ اس کے محبوب کے پہلو میں ہمیں ہمیشہ کے لئے قیام حاصل ہوا ہے۔۔!

میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت بخشی ہے وہ سوائے اس کے کہ کوئی غیر معمولی روک پیدا ہو جائے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ضرور آتے ہیں۔ بلکہ نہ صرف یہ کہ خود تشریف لاتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ بعض ان احباب کو بھی لاتے ہیں جن میں مالی استطاعت نہیں ہوتی اور دل میں قادیان کی زیارت کے لئے ایک تڑپ رکھتے ہیں --- ایسے تمام دوست اب کی بار بھی جلسہ میں شمولیت کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔

--- اور وہ دوست جو اپنی گوناگوں دیگر مصروفیات کے باعث تا حال شمولیت جلسہ کے بارہ میں فیصلہ نہیں کر پائے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل ارشاد کو غور سے پڑھیں حضور فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے"

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ربوہ سے تار موصول نہیں ہوا۔ البتہ الفضل ۹ اکتوبر میں حضور کی صحت کے بارہ میں ذیل کی رپورٹ درج ہے:۔

ربوہ ۸ اکتوبر (۱۰ بجے صبح) کل حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب کرام حضور کی کامل صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

— سیدہ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ کے متعلق الفضل ۸ اکتوبر میں یہ اطلاع ہے کہ آئندہ ایکسرے سے پہلے ان کی ٹانگ میں داخل کی گئی پن PIN کے متعلق آخری صورت معلوم نہیں ہو سکے گی۔ یاد رہے کہ ہڈی اپنی اصل جگہ سے ہل گئی تھی۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق موصوفہ کو آہنی پلنگ پر سیدھا لٹایا گیا ہے اور حرکت منع کی گئی ہے۔ بے حرکت سے درد ہوتی ہے۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا انہتروان جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۰ء

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۹ واں جلسہ سالانہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ دسمبر کو ہوگا۔ جملہ امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع افراد جماعت و زیر تبلیغ دوستوں کو دے کر شمولیت کے لئے ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے ما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۱۳؍اکتوبر سن۱۹۶۰ء

مساجد کا احترام

ہر مذہب میں عبادت اور بندگی کا الگ الگ طریق ہے اور اسی کے مطابق ان کے معابد بھی قائم ہیں۔ پھر ان میں شمولیت اور انہماک بھی اپنے اپنے دائرہ عمل اور معتقدات کے لحاظ سے مختلف ہے بمقابلہ دیگر مذاہب کے اسلام نے تمام مسلمانوں پر اپنے اپنے محلوں میں کسی مرکزی جگہ پر جمع ہو کر روزانہ پانچ وقت اجتماعی عبادت گذاری جس طور پر فرض قرار دی ہے شاذ ہی کسی مذہب میں ایسی تاکید ہو۔ ماسوا اس کے کہ جس توجہ اور انہماک کے ساتھ نماز کی ادائیگی کی صورت رکھی گئی ہے وہ لازماً پُر سکون اور قریب خاموش ماحول کی متقاضی ہے۔ چنانچہ حضرت مقدس بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز کے وقت ایک نمازی گویا اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اب یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ایک شخص جو اس طور پر عبادت گذاری میں منہمک ہو اردگرد کا غیر معمولی شور و غوغا لازماً اس کی توجہ میں حارج ہو سکتا ہے اور اس سے محفوظ رہنے کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ ایک تو مسجد کے قریب وجوار میں سرے سے ایسا شور و غوغا نہ ہو۔ جو ایک نمازی کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ سکے ـــ یا پھر خود نمازی اسے تئیں اس بات کا عادی بنا سکے کہ حتی الامکان بیرونی شور و شغب اس کی نماز میں اثر انداز نہ ہو!!

لیکن ہمارے ملک میں مسلمانوں کو دیگر اہل مذاہب کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے۔ ایسے ہموطنوں کے ساتھ جن کے لئے باجہ بجانا جائز سمجھا جاتا ہے۔ لہذا یہ ایک ناممکن سی بات ہے کہ غیر مسلموں کو بھی مساجد کے ماحول میں خاموشی کا پابند کیا جا سکے۔ یہی وہ صورت حال تھی جس کو نہ سمجھتے ہوئے تقسیم ملک سے قبل ہندو مسلم فسادات ہوتے رہے اور آزادی مل جانے کے بعد اب بھی کبھی کبھی اس قسم کے واقعات سننے میں آ جاتے ہیں کہ فلاں جگہ مسجد کے سامنے باجے بجنے سے نمازیوں کو شکایت ہوئی اور بدقسمتی سے وہ شکایت فرقہ وارانہ فساد کا رنگ پکڑ گئی۔ عام خیال یہی تھا کہ آزادی مل جانے کے بعد بھارت واسیوں کے خیالات زیادہ روا دارانہ ہوں گے ان کے نظریات میں وسعت پیدا ہو کر اس قسم کے افسوسناک واقعات کا اعادہ نہ ہونے پائے گا ـــ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیرہ چودہ سال کی مدت میں بھارت واسیوں کے دلوں میں روا دارانہ احساسات پیدا نہیں ہوئے۔ اور جو فضاء ۱۹۴۷ء میں تھی آج بھی وہی ہے اور ذہنیتوں میں کوئی نمایاں فرق پیدا نہیں ہوا۔ اور ایک طرف مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا جنون آج بھی کار فرما ہے۔ تو دوسری طرف باجے کو نماز میں مداخلت بے جا سمجھنے کے جذبات بھی قائم ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ باجا کے متعلق ہم خود بھی ایک مفید بات کو اچھی طرح ذہن نشین کریں اور اپنے غیر مسلم بھائیوں سے مساجد کے احترام کے لئے مناسب طریق پر اپیل بھی کریں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت میں مسلمان اقلیت میں ہیں اور اکثریت کو جو قوت حاصل ہوتی ہے اُسے مسلمانوں کو کسی وقت بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ ماسوا اس کے غیر مسلموں کا طریق عبادت مسلمانوں کے ضابطہ حیات سے بالکل مختلف ہے۔ اس لئے ایک عام شہری کی حیثیت سے کسی کو اس بات کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ جس چیز کا اُسے قانونی اعتبار سے حق حاصل ہے وہ اپنے حق کو استعمال نہ کرے۔ بسا اوقات جب کسی محلہ کی مسجد میں نماز ہو رہی ہوتی تھی اور بالکل قریب سے غیر مسلم باجہ بجاتے ہوئے گذرے تو مسلمانوں کو اس سے تکلیف ہوئی اور اس سے فساد کی طرح پڑ گئی۔ لیکن اگر ملک کے طول و عرض میں بسنے والے تمام مسلمان بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو بھی بدل لیں تو ہمارے خیال میں یہ سب شکایت خود بخود ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی صورت یہی ہے کہ اول مسلمان اپنے دل کڑا کریں۔ اور اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کریں وہ نمازی کیسی جس میں بیرونی باجے گاجے کے شور و شغب مخل ہوں آپ ان آوازوں کو یوں سمجھیں جیسے اس کار خانے کی آواز ہے جو کسی مسجد کے قریب بنا ہوا۔ دوسرے نمبر پر ہر جگہ کے مسلمانوں کو اپنے یہاں ایسا اچھا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی نیکی اور تقویٰ کا اثر غیروں پر ہو۔ اور یہ چیز علاوہ سینکڑوں روحانی فوائد کے اس باجہ کے مسئلہ کے لئے ایک مفید ذریعہ اصلاح بن سکتی ہے۔ ذرا غور کیجئے مسجد کے سامنے باجہ بجا کر نماز میں خلل ڈالنے کا فعل یا تو کسی شخص کی انفرادی کارروائی ہوگی یا چند شر پسند افراد سے کرائیے۔ ... مشتعل بنایا ہوگا اور یہ حقیقت ہے کہ اکثریت ایسے شر پسندوں کی نہیں ہو سکتی اگر تو پہلی صورت ہے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ باجے گاجے کی آواز پر مشتعل ہونے سے پہلے نمازی باجے والے کے پاس جائیں اور نرمی اور محبت کے ساتھ اُسے اپنی تکلیف بتائیں اور اُس سے درخواست کریں کہ خدا کی عبادت میں اس کا باجہ باعث خلل ہے اگر اس میں شرافت ہے تو وہ ضرور اس کی قدر کرے گا اور آئندہ سے شکایت کا موقعہ نہ دے گا اور اگر ایسا نہیں اور اُس نے آپ کی بات کو سنی ان سنی کر دیا تو آپ تلاش کریں کہ محلہ میں اُس کا ہم قوم کوئی اور شریف آدمی ہے جس کی بات کا اُس پر اثر ہو اس طرح بالواسطہ طور پر آپ اپنی شکایت دور کرا سکتے ہیں۔ اور اگر آپ کے یہ دونوں قسم کے حربے ناکارہ رہ جاتے ہیں۔ تو اس بات کو نہ بھولیں کہ ملک میں سیکولر نظام حکومت رائج ہے۔ اور دستور میں ہر مذہب کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ آپ افسران متعلقہ کے پاس ... شکایت لے کر نہیں بلکہ اپنی تکلیف کے ازالہ کے لئے جائیں اور معقول رنگ میں اُن سے استمداد کریں۔ اس وقت قادیان میں احمدی آبادی بمقابلہ غیر مسلموں کے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ قادیان ... احمدی غیر مسلموں ... باجے پر کبھی مشتعل نہیں ہوتے۔ قادیان کی جامع مسجد جس کے قریب غیر مسلم آبادی اور بازار ہے ... باجے گاجے والے گذرتے ہیں ... ایک بار بھی کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی ... جب کبھی کوئی ایسی صورت پیدا ہوئی پیار اور محبت کے ساتھ توجہ دلا دینے سے غیر مسلم دوستوں نے جلد از جلد اس کا ازالہ کر دیا نیکی اپنے اندر بڑا اثر رکھتی ہے بعض سلوک دوسروں کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے مسلمان کو اس کی طرف توجہ دینے کی بڑی ضرورت ہے۔ ہر قوم میں شریف آدمی ہوتے ہیں ... یقیناً وہ ضرور آپ کا ساتھ دیں گے۔ شرط یہ ہے کہ پہلے آپ کے اندر تحمل اور بردباری کا مادہ پیدا ہو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مسلمانوں کی ... جان و مال کا تحفظ بھی نماز کی ادائیگی کی خاطر مشتعل ہو کر باجے ... کے شور و غل سے الجھ بیٹھنے سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ بیشک یہ چیز بجا ... جگہ پر تکلیف دہ ضرور ہے مگر حالات کی نزاکت کے پیش نظر مسلمانوں کو اھون البلیتین کو قبول کر لینا ہی اچھا ہے۔ اس سے ... مسجد کے احترام پر بھی کوئی حرف نہیں آتا۔ اور خود مسلمانوں کے لئے بھی ... کا ... نہیں ...

صدر ایوب کی تازہ تقریر

پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے حال ہی میں مظفر آباد میں جو تقریر کی ہے اس نے ان ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے جو حال ہی میں پنڈت نہرو کے دورہ پاکستان اور معاہدہ نہری پانی کے بعد بھارت اور پاکستان کے عوام کے دلوں میں پیدا ہو گئی تھیں۔ دونوں ملکوں کے عوام بجا طور پر یہ آس لگائے بیٹھے تھے کہ جس دوستانہ فضا میں نہری پانی کا معاہدہ ہوا تھا وہ فضا اب مستقلاً قائم رہے گی۔ کیونکہ اس معاہدہ کے ساتھ ہی دونوں ممالک کے ویزا سسٹم کی پابندیوں کو نرم کرنے اور تجارتی بات چیت کی خوشکن اطلاعات آ رہی تھیں۔ اور چونکہ صدر ایوب اور پاکستانی وزیر خارجہ کئی بار اس امر کی طرف اشارہ کر چکے ہیں کہ کشمیر میں استصواب رائے کے بغیر بھی مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرنا ممکن ہے۔ اس لئے اب دونوں طرف یہ خواب دیکھے جا رہے تھے کہ وہ بچھڑے ہوئے بھائی جلدی گلے مل جائیں گے۔ اور وہ ایشیا میں امن و اتحاد کے علمبردار بن جائیں گے۔ لیکن صدر ایوب نے یہ کہہ کر کہ پاکستانی فوج مسئلہ کشمیر کو زیادہ عرصہ تک غیر حل شدہ نہیں رہنے دیگی ان امیدوں کو غیر معین عرصہ تک معرض التواء میں ڈال دیا ہے۔ اور آج بھارت کے کونے کونے میں صدر ایوب کا خرمن امن پر بم کی حیثیت رکھنے والی تقریر کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کاش! صدر ایوب فوج کی دھمکی دینے کی بجائے کوئی اور حل اس مسئلہ کا سوچ سکیں!!

ہفتہ وصیت

۲۴؍ تا ۳۱؍ اکتوبر

احباب کرام نوٹ فرمالیں کہ ۲۴؍ تا ۳۱؍ اکتوبر ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر پوری کوشش کے ساتھ یہ ہفتہ منا کر اپنی رپورٹیں یہاں ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

کیا انسانوں میں جنگ و جدال خدا کی مرضی سے ہو رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سوال کا پُر معارف جواب

بیان فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:- ایک دوست نے

سوال کیا ہے

کہ دنیا میں ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں کہ قوموں اور ملکوں میں ایک دوسرے سے منافرت کا جذبہ اور جنگ و جدال پایا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے کہ ایک پتہ بھی خدا کے حکم کے بغیر ہل نہیں سکتا۔ پھر کیا انسانوں میں جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی کے تحت ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

اس قسم کا اعتراض

اس وقت بھی پیش ہوا تھا۔ جبکہ قرآن کریم نازل ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ نے اسے رد کرتے ہوئے فرمایا کہ مشرک لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ یہ ہدایت کا رستہ ہے۔ اسے اختیار کرو۔ اور یہی تمہیں کامیابی کی طرف لے جائے گا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ ہمیں خود ہی ہدایت دے دیتا۔ جب اس نے خود ہی ہمیں اس راستہ پر لا ڈالا ہے تو ہمارا قصور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ درست نہیں کہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور انسان اس معاملہ میں بے بس اور معذور ہے۔ اگر یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نبی اور مصلح دنیا میں کیوں بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلحین کا آنا اور ہر زمانہ اور ہر قوم میں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ جنگ و جدال نہیں۔ اور

خدا تعالیٰ نے انسانوں میں منافرت پیدا نہیں کی

اور نہ ہی وہ اسے پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ یعنی دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا کوئی مصلح اور ہادی نہ آیا ہو۔ ان مصلحین کا کام یہی تھا کہ وہ لوگوں پر جنگ و جدال کی راہیں بند کریں۔ ان میں صلح اور آشتی پیدا کریں۔ ان کو روحانی بیماریوں سے پاک کریں۔ چنانچہ جب ہم مختلف اقوام سے پوچھتے ہیں تو وہ سب اس بات کی قائل ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا

کوئی نہ کوئی مصلح

ضرور آیا تھا۔ جب ہم ہندوؤں سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہمارے ہاں کرشن اور رام چندر خدا تعالیٰ کا پاک کلام لے کر آئے تھے۔ ہم عیسائیوں سے پوچھتے ہیں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام بتاتے ہیں۔ ہم یہودیوں سے پوچھتے ہیں۔ تو وہ حضرت موسیٰؑ کا نام بتاتے ہیں۔ یہ سب مصلحین اسی لئے دنیا میں آتے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنگ و جدال اور فسق و فجور کو پسند نہیں کرتا۔ اور ان بدیوں کو روکنے کے لئے اس نے ان انبیاء کو مبعوث فرمایا اور

دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں

جس میں نبی نہ آیا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جیسے عرب کا ہے ویسے ہی وہ ہندوستان چین، شام، مصر اور ایران وغیرہ کا خدا ہے اس نے ساری دنیا کے لئے چاند اور سورج ایک جیسے بنائے ہیں۔ ایک ہی زمین سب کے لئے بنائی ہے۔ جب اس نے سب کی جسمانی ضرورتوں کو پورا کیا ہے۔ تو روحانی ضرورتوں کو اس نے کیوں پورا نہ کیا ہوگا۔ کیونکہ

روحانیات جسمانیات پر غالب

ہیں پس ضروری ہے کہ جسم کی حفاظت سے پہلے روح کی حفاظت کا بھی اس نے سامان کیا ہو۔ چنانچہ اس امر کی صداقت قرآن کریم سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ کہ ہر قوم کی روحانی ضرورت کو ہم نے پورا کیا ہے۔ ایک مسلمان جب اس آیت کو پڑھتا ہے تو اس کے دل میں تصدیق کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہندوؤں کے پاس جاتا ہے اور ڈرتے ڈرتے ان سے پوچھتا ہے کہ کیا آپ کی قوم میں بھی کوئی نبی آیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہاں حضرت کرشن اور حضرت رامچندر اللہ تعالیٰ کا کلام لے کر آئے تھے اور وہ اپنے وقت کے اوتار تھے۔ یہ سنکر اس کا چہرہ بشاشت سے کھل جاتا ہے کہ الحمد للہ یہ بات سچی ثابت ہو گئی۔

ہر قوم میں نبی آئے ہیں

پھر وہ چین میں جاتا ہے تو وہاں کے لوگوں سے پوچھتا ہے۔ کہ آپ کی قوم میں بھی کوئی نبی آیا ہے۔ تو وہ کنفیوشس کا نام لیتے ہیں۔ اس پر اس کا دل اور زیادہ مسرور ہو جاتا ہے کہ الحمد للہ چین میں بھی اللہ تعالیٰ کا نبی آیا ہے۔ پھر وہ ایران میں جاتا ہے اور وہاں کے لوگوں سے پوچھتا ہے کہ آپ کے پاس بھی کوئی نبی آیا ہے یا نہیں۔ تو وہ حضرت زرتشت کا نام لیتے ہیں۔ یہ سنکر وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا کہ اب تو یہ آیت اور بھی حل ہو گئی۔

پھر وہ یونان میں جاتا ہے

اور وہاں کے لوگوں سے دریافت کرتا ہے کہ تمہارے پاس بھی کوئی اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں ہاں ہمارے ملک میں سقراط اس بات کا مدعی ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس پر وہ اور زیادہ مسرور ہوتا ہے اور کہتا ہے الحمد للہ خدا تعالیٰ نے اس آیت کو سچا ثابت کر دیا۔ غرض جس قدر اقوام ہیں ان میں سے ہر قوم میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بدیاں اور خرابیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے ذاتی اعمال کے نتیجہ میں ہیں۔ گویا جو برائیاں لوگ خود کرتے ہیں۔ ان کا الزام اللہ تعالیٰ پر لگا دیتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بُرے اعمال کئے جاتے ہیں یہ سب انسانوں کے اپنے ذاتی فعل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر کوئی دباؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے تقویٰ اور فسق و فجور کی راہوں سے آگاہ کر دیا اور

نیکی اور بدی میں تمیز

کرنے کی عقل دی۔ اور نیکی میں ترقی کرنے کے لئے انبیاء کے ذریعہ اپنی تعلیم بھیجدی اور اس میں کھول کر بیان کر دیا کہ اگر نیکی کے راستہ پر چلو گے تو یہ یہ انعام پاؤ گے اور اگر بدی کے راستہ پر چلو گے تو اس قسم کے دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ جو اچھے کام کرے گا۔ وہ انعام پائے گا۔ اور جو بُرے کام کرے گا وہ سزا پائے گا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو نیک ہی کیوں نہ بنا دیا۔ تاکہ دنیا میں برائی پیدا ہی نہ ہوتی تو

اس کا جواب یہ ہے

کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو مجبور کر کے ایسا کرتا تو لوگ انعام کے مستحق نہ ٹھہرتے یونیورسٹی جب امتحان مقرر کرتی ہے۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ ممتحن لڑکوں کو تمام سوالات کے جوابات بتا دے اور پھر حل کرنے کے لئے کہے۔ بلکہ جو طالب علم اپنی کوشش سے اچھا حل کرتا ہے۔ وہ انعام کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خود ہی تمام لوگوں کو جبراً نیک بنا دیتا۔ تو پھر نیکی کرنے کا سوال ہی نہ رہتا۔ کیا کبھی یہ کہتے ہیں کہ لوہا بڑا نیک ہے کہ ہمارے کام آتا ہے یا لکڑی بڑی نیک ہے کہ وہ ہمارے کام آتی ہے۔ اسی طرح دوسری چیزیں جو انسان کے کام آنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔ ان کے اچھا یا بُرا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتیں۔ اس لئے ان کی تعریف نہیں کی جاتی۔ اسی طرح اگر انسان نیک اعمال کے بجا لانے پر مجبور ہوتا تو وہ بھی

کسی انعام اور جزا کا مستحق

نہ ہوتا۔ پس قرآنی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کہ دنیا میں جنگ و جدال بھی خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے ماتحت ہو رہا ہے۔ بلکہ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی حرکات و سکنات میں آزاد ہے۔ اگر وہ آزاد نہ ہوتا۔ تو اس سے

حساب لینا

کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مسلمانوں میں جب بگاڑ پیدا ہو گیا۔ تو انہوں نے خود الزام سے بچنے کے لئے یہ عذر تراش لیا۔ کہ انسان کا ہر فعل خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سرزد ہوتا ہے۔

اصل بات یہ ہے

کہ جب چور پکڑا جاتا ہے۔ تو وہ بولنے بجائے شروع کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان افعال کے کرنے پر مجبور کیا ہے تو پھر وہ حساب کیوں لے گا۔ کیا خدا ظالم ہے کہ خود ہی ایک کام کے کرنے کا حکم دے اور پھر خود ہی اس پر ایکشن لینا شروع کر دے اور پھر اس کی وجہ بتائی جائے کہ اگر بدیاں اور برائیاں اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ سے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ کیوں جاری فرمایا اور اس نے رامچندر اور کرشن اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور زرتشت اور کنفیوشس اور آخر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو کبھی نبیوں کا۔ تھتاً فوقتاً آنا اور ان کا نیکی کی طرف لوگوں کو بلانا بتاتا ہے کہ اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزاد بنایا ہے۔ کونسا مذہب ہے جو کہ جھوٹ بولنے کا حکم دیتا ہے۔ کونسا مذہب ہے جو کہ چوری کو اچھا سمجھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود لوگ مختلف مذاہب کے پیرو ہوتے ہوئے یہ گناہ کرتے اور پھر الزام خدا پہ لگاتے ہیں کہ اس کے حکم سے ہم ایسا کرتے ہیں حالانکہ

ہر مذہب اس بات کا قائل ہے

کہ فلاں زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے فلاں نبی کو مبعوث فرمایا اور اس نے ہماری ہدایت کے لئے فلاں کتاب بھی دی۔ پس حقیقت یہی ہے کہ انسان بدیوں اور بدکاریوں کا خود ذمہ دار ہے اور جب بھی بدیاں اور برائیاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اصلاح کے لئے بھیج دیتا ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانے میں جب لوگوں نے اپنے مذہب کی تعلیموں کو چھوڑ دیا اور زمین جھگڑے اور فساد سے پُر ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج دیا۔ اور آپ نے اپنے ملک کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو

صلح کا پیغام دیا

اور آپ نے فرمایا کہ جس طرح باقی انبیاء کو ہم مانتے ہیں۔ اسی طرح ہم حضرت کرشن اور حضرت رامچندر کو بھی نبی مانتے ہیں۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کریں اور کسی رنگ میں آپ کی ہتک کا ارتکاب نہ کریں اسی طرح ہر قسم کے مذہبی لڑائی جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک ایسا شاندار اصول ہے

کہ جس سے مذہبی جھگڑے یکدم بند ہو سکتے ہیں اور بہت مضبوط بنیادوں پر صلح کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ سوائے ہماری جماعت کے اور کوئی جماعت اس طریق کار کو اختیار نہیں کر رہی مذہبی جھگڑوں کے بند کرنے کے لئے یہ طریق سب سے زیادہ مفید ہے۔

(الفضل ۹/۴ ۶۱ء)

ولادت ہمارے درویش بھائی نذیر احمد صاحب منگلی کے ہاں ۶ر اکتوبر آٹھ بجے رات لڑکی تولد ہوئی۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

منقولات

یہ شمع رسالت کے پروانے

یہ تو معلوم ہے کہ اس سال جشن میلاد النبی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا غیر قوموں نے جب اس شاندار تقریب کو دیکھا ہوگا تو وہ اس نتیجہ پر پہونچی ہونگی کہ جس ملت کو اپنے ہادی اعظم سے ایسی بے پناہ عقیدت ہے وہ ان کے اسوہ کو اپنانے میں سب سے آگے ہوگی۔ اور اس کی رگ رگ میں حضور کی اتباع اور پیروی کا جذبہ رچا ہوا ہوگا اور ان کا یہ اندازہ غلط بھی نہیں کیونکہ جب کسی پیشوا کی تقریب انتہائی عقیدت سے منائی جائے گی تو اس میں اتباع کا جذبہ ہی کار فرما ہوگا! لیکن خود مسلمانوں نے جب جشن میلاد النبی کو دیکھا اور ان کرتوتوں کو ملاحظہ کیا جو تقریب منانے والوں سے سرزد ہوئے تو شرم کے مارے ان کی گردنیں جھک گئیں۔ لہو ولعب اور خرافات کی کوئی ایسی قسم نہ تھی جس کا مظاہرہ جشن میلاد میں نہ کیا گیا ہو۔ کہیں قوالی ہوئی، کہیں بھانڈوں کا ناچ ہوا۔ کسی جگہ طوائفوں کی خدمات حاصل کی گئیں اور اکثر جگہ گانا باجہ سے محفلوں کو رونق دی گئی، حتی کہ بہت سی جگہ اس مبارک تقریب میں فلمی گیتوں کے ریکارڈ لاؤڈ اسپیکروں پر بجائے گئے اور پاکستان میں؟ وہاں وہ کچھ ہوا کہ رہی سہی کسر بھی نکال دی گئی یعنی وہاں بعض جگہ شرابیں بھی لنڈھائی گئیں! مسلمانوں کی ان حرکتوں پر اگر کوئی تبصرہ بھی کرے تو کیا کرے؟ مگر ہم یہ ضرور عرض کریں گے کہ جس ذات قدسی صفات کے نام پر مسلمانوں نے یہ کھیل کھیلے، اس کی مار ان پر پڑے بغیر نہیں رہے گی اور قدرت کسی اور راہ سے اس توہین کا بدلہ لیکر چھوڑے گی اور اب یہ مسلمان اپنے آپ کو ان نتائج سے کبھی بچا نہ سکیں گے جو ایک بدکردار قوم کے لئے مقدر ہوا کرتے ہیں۔

ہم تائید کرتے ہیں

گئو ہتیا نرودھ سمیتی کے سیکرٹری نے مرکزی حکومت کے وزراء اور راجستھان کے گورنر اور وزیر اعلےٰ کو تار دیئے ہیں کہ سرحدی علاقوں سے جو گائیں قتل کے لئے پاکستان بھیجی جا رہی ہیں انہیں روکنے کے لئے جلد سے جلد کوئی قدم اٹھایا جائے۔ اگر سیکرٹری صاحب یہ بتلاتے کہ جو لوگ پاکستان کو گائیں بھیج رہے ہیں وہ کون ہیں تو یہ انکشاف ہندوستان کے لئے بہت مفید ہوتا! جو لوگ اس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں انہیں سخت سزا ملنی چاہیئے اور ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کی ایک گائے بھی پاکستان کو نہ بھیجی جا سکے۔ پاکستان کا مقدر دیکھئے کہ جو خوراک گئو ملی چاہیئے تھی وہ ان کی طرف دھکیلی جا رہی ہے۔ گائیں ہماری اور مزے اڑائیں پاکستانی! پاکستان کے لوگوں نے ہمارے اس دعوے کو آگے نہیں چلنے دیا کہ امتناع گاؤکشی کے بعد ناکارہ گایوں کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ خود حکومت اور اکثریت کے لوگ چلا اٹھیں گے اور پھر وہ مجبور ہوں گے کہ گائے کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کریں۔ مگر یہ اسی وقت ہوتا جبکہ ہندوستان کی ایک گائے بھی پاکستان کو نہ بھیجی جاتی مگر پاکستان والوں نے ہمارا کوئی خیال نہ کیا اور ہماری گایوں پہ ہاتھ مارنے لگے۔ جب یہاں کی ناکارہ گائیں پاکستان کو دی جائیں گی! تو وہ ہندوستان کی معیشت پہ بار نہ بن سکیں گی۔ اور ہمارا یہ دعوے غلط ہو جائے گا کہ ناکارہ گایوں کی بہتات سے پبلک چلا اٹھے گی۔ اور انہیں کھپانے کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ ضرور تلاش کیا جائے گا۔ مگر اب یہ صورت حال بدل گئی۔ جو گایوں کا بار ہندوستان پہ پڑنا چاہیئے تھا اسے پاکستان نے ہلکا کر دیا ہے اب ہم اس مطالبہ کی سو فی صدی تائید کرتے ہیں کہ ہندوستان کی ایک گائے بھی پاکستان کو نہ بھیجی جائے اور جو لوگ سرحدوں پہ یہ کاروبار کر رہے ہیں انہیں ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ وہ خود ہی گایوں کے محافظ بن جائیں اور ہماری کوئی گائے پاکستان نہ جا سکے! (الجمعیۃ مورخہ ۹/۱۰ ۹)

گاؤکشی کا افسانہ

مدھیہ پردیش کی اسمبلی میں ایک تحریک التواء پر نائب وزیر داخلہ نے کہا کہ رائے سین میں گاؤکشی کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ البتہ وہاں تحصیلدار کی اجازت اور میڈیکل حکام کا سرٹیفکیٹ حاصل کرکے چھ عدد بیل ضرور کاٹے گئے۔ اور اس سے قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا کہ ہندو مہاسبھا کے کارکنوں نے گاؤکشی کی غلط افواہ پھیلا کر ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کی اور ہڑتال بھی کرائی۔ لیکن حکومت نے صورت حال کو قابو میں رکھا! حکومت مدھیہ پردیش کا یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ کہ اس نے مہاسبھائی شرپسندوں کو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کی اجازت نہیں دی۔ اور بروقت ان کی سازش کو طشت از بام کر دیا۔ پھر دوسری مہربانی یہ ہوئی کہ اسمبلی میں بھی صورت حال کی وضاحت کی اور عوام کو بتایا کہ گاؤکشی کا افسانہ ماحول کو خراب کرنے کے لئے گھڑا گیا تھا جس میں اشرار کو کامیابی نہ ہو سکی۔

افسانہ طرازوں سے رعایت:

اس تشکر و امتنان کے بعد عرض یہ ہے کہ حکومت مدھیہ پردیش نے ایک خوفناک سازش پر قابو پانے کے بعد کتنے ملزمین کو گرفتار کیا؟ اگر یہ شرارت کامیاب ہو جاتی تو نامعلوم کتنے بے گناہ قتل اور زخمی ہوتے اور مسلمانوں کی کتنی جائدادوں کو لوٹا اور جلایا جاتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ افواہ پھیلانے اور ہڑتال کرانے والوں کو گرفتار نہیں کیا گیا؟ صرف اس وجہ سے کہ ملزمین کا تعلق اکثریتی فرقہ سے ہے؟ اگر کہیں غلط افواہ پھیلانے کا الزام مسلمانوں پہ عائد ہوتا تو کیا حکومت مدھیہ پردیش ان کے ساتھ بھی یہی رعایت کرتی اور وہ پولیس کی نگاہوں سے بچ جاتے؟ مسلمانوں پہ بےخطر حملوں کا سلسلہ اسی وجہ سے ختم نہیں ہوتا کہ پولیس نے آج تک اکثریتی فرقہ کے شرپسندوں سے باز پرس نہیں کی۔ یہ لوگ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے اس یقین کے ساتھ شوشے چھوڑتے ہیں کہ اگر تیر نشانہ پر لگ گیا تو مسلمانوں کی بربادی یقینی ہے نہ لگا تو ان سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی جس ملک کا سرکار اقلیتوں کا تعاقب اس طرح کرتی ہو انہیں کون سمجھائے کہ مسلمان پھر بھی زندہ رہیں گے کیونکہ وہ ساری دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن اگر برا وقت آیا تو ان کی زندگی کی کیا سبیل ہوگی؟

(الجمعیۃ مورخہ ۹/۱۰ ۱۰)

مبلغین کی توجہ کیلئے

نظارت ... کی طرف سے کئی بار مبلغین کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ چونکہ مرکز کے نمائندے ہیں اس لئے انہیں مرکز کی تمام نظارتوں سے متعلقہ امور کی تکمیل کے لئے پوری کوشش اور تعاون کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں وصولی چندہ جات کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ جب تک مرکز کا بیت المال مضبوط نہ ہو سلسلہ کے کام کما حقہٗ سرانجام نہیں دیئے جا سکتے۔ نظارت بیت المال کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے دو چار جماعتوں کے باقی تمام جماعتوں کے چندوں کی وصولی تسلی بخش نہیں ہے ہماری جماعت خدا کے فضل سے اپنے اندر اخلاص اور قربانی اعلیٰ جذبہ رکھتی ہے ضرورت صرف توجہ دلانے کی ہوتی ہے اور اگر مبلغین اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کو متواتر توجہ دلاتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وصولی کی رفتار تیز نہ ہو جائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام مبلغین اپنے اس فرض کو کما حقہ ادا کرکے مرکز کی صحیح نمائندگی کرینگے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اشاعتِ اسلام — اور — نظامِ وصیت

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر قدم پر انسان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اور دنیا کو پیش آنے والی مشکلات کا خواہ وہ روحانی ہوں یا اخلاقی۔ سیاسی ہوں یا مذہبی۔ تمدنی ہوں یا اقتصادی۔ بہترین اور قابلِ قدر حل پیش کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں قلوب کو اطمینان اور ارواح کو تسکین پہنچتی ہے۔ قلوب و ارواح کا یہی اطمینان و تسکین دینی و دنیوی امن کا باعث بنتا ہے۔ اور پھر دنیا ایسی خوشگوار فضا میں سانس لیتی ہے۔ جس میں ہر نفس دوسرے کا خیر خواہ۔ ہمدرد اور غمگسار بن جاتا ہے۔

نظامِ نو

دنیا کی موجودہ بدامنی اور پریشانی کو دیکھ کر مختلف انجمنیں اور ادارے معرضِ وجود میں آ رہے ہیں۔ ان کے قیام کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لوگوں کی اقتصادی مشکلات کو حل کیا جائے۔ اگر روٹی پیٹ کا مسئلہ حل ہو گیا تو دنیا میں امن کا دور دورہ ہوگا۔ نئی شائع نظریہ آتا ہے کہ ہر ادارہ کے قیام کے بعد جنگ و جدال کے خطرات پہلے ... موجود تھے ہیں۔ اور اقتصادی بدحالی جوں کی توں ہے۔ اگر ایک طرف کسی کی آمد میں اضافہ ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف اشیاء کی غیر معمولی گرانی کی وجہ سے اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ اور نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات رہ جاتا ہے۔ گذشتہ واقعات شہادت دیتے ہیں کہ نظامِ نو کے قیام کے مختلف مدعی جنگِ عظیم دوم کو ہی لائے جس کے نتیجہ میں لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ اور اربوں روپیہ کی جائیدادیں تباہ ہو گئیں۔ اور اب موجودہ صورتِ حالات غمازی کر رہی ہے کہ یہ نظامِ نو کے مدعی ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی تیاری میں مسابقت کے نتیجہ میں تیسری جنگ عظیم کو ہی قریب سے قریب تر لانے کا باعث بن گئے۔ ان کی انسانی تدابیر اور تجاویز مساعی سے دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ مختلف طاقتوں کے درمیان اقتدار کے حصول کے لئے رسہ کشی ہو رہی ہے۔ نیتیں پاک نہیں اور قلوب میں خلوص نظر نہیں آتا۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسا نظامِ نو جس میں دین و مذہب کو نظر انداز کر دیا جائے اور جس کی بنیاد محض مادیت و الحاد پر ہو کبھی بھی دنیا کی مشکلات کو دور نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اس سے پائیدار کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

اسلامی نظام

اسلام جو نظام دنیا میں پیش کرتا ہے وہ مادیت و روحانیت کا لطیف امتزاج ہے۔ اس نظام میں ایسے اصول اور ذرائع بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان کی روح و جسم ترقی کرتے ہیں۔ اگر اس نظام میں ایک انسان کا تعلق خالقِ کائنات سے پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف شفقت علیٰ خلق اللہ کا بے پناہ جذبہ بھی اس کے دل میں موجزن ہو جاتا ہے جو امنِ عالم کی ضمانت ہے۔ لفظ "اسلام" جس کے معنی ہی "امن وسلامتی" کے ہیں۔ اگر ایک سچا مسلم ہر وقت اس کو ملحوظ رکھے تو اس کا ہر قول و فعل اور حرکت و سکون ہمدردیٔ خلق اور امنِ عالم کے قیام میں ممد و معاون ہو سکتا ہے مگر آجکل کہاں ... ہیں وہ لوگ جو خود "اسلامی نظام" پر عمل پیرا ہو کر اپنا عملی نمونہ دنیا میں پیش کریں۔ نام نہاد مسلمانوں کی مختلف انجمنیں اور جمعیتیں قائم ہیں۔ جن کے بانگ دعاوی صفحۂ قرطاس پر نظر آتے ہیں مگر عملاً وہ تعصب و عدم رواداری کا شکار ہیں۔ کفر بازی اور فتنہ انگیزی ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ مسلمانوں کا باہمی جنگ و جدال اور بےمعقول جھگڑے منافرت کا موجب ہے۔ اور منکرینِ اسلام اور مخالفینِ مذہب طنزاً اور استہزاءً کہتے ہیں کہ جب مسلمان خود اسلام کے نام پر امن کے قیام کی بجائے باہمی بدامنی اور فتنہ و فساد کا باعث ہیں۔ تو پھر یہ اسلام دنیا میں امن کیسے قائم کر سکتا ہے؟ کاش ذی ہوش مسلمان اور ان کے لیڈر اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کریں۔ اور اسلام کے پاکیزہ نام اور اس کے وقار کو صدمہ پہنچانے سے احتراز کریں!!

اشاعتِ اسلام

مسلمان اپنی بدعملی اور بدکرداری کی وجہ سے آج ایک نازک دور سے گذر رہے ہیں دین تو ہاتھ سے کیا لیکن اب دنیا بھی نہ رہی۔ ہر جگہ وہ اقتصادی بدحالی سے دوچار ہیں۔ اگر کہیں اسلامی حکومتیں قائم بھی نظر آتی ہیں۔ تو باہمی اختلافات کا شکار ہیں۔ غیروں کے سہارے پر یہ بادشاہتیں قائم ہیں۔ اندر سے بنیادیں کھوکھلی نظر آتی ہیں۔ کیا اسرائیل کی ایک چھوٹی سی ریاست اسلامی ملکوں کے عین درمیان قائم رہ کر مسلمانوں کے اقتدار و شوکت کا مذاق نہیں اڑا رہی؟ اور غیروں کے ہی سہارے پر اس صیہونی ریاست کا قیام کیا مسلمانوں کی زبوں حالی کا ایک روشن ثبوت نہیں؟ آج مسلمان سیاست میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ دنیوی اقتدار اور جاہ و جلال کا حصول ان کا مقصد ہے۔ باقی اسلام سے وہ اتنے بیگانے ہیں کہ اشاعتِ اسلام کا کوئی پروگرام ان کے مقاصد میں شامل نظر نہیں آتا۔ اشاعتِ اسلام کا مسئلہ تو ایک طرف رہا خود اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ان کے لئے امرِ محبوب ہے۔ مغربی تہذیب و تمدن کی تقلید ان کا مطمحِ نظر ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ

اس تاریک دور میں اسلام کی ترقی و احیاء کے لئے ایک امید کی کرن اور شعاع بھی نظر آ رہی ہے۔ خداوند کریم نے دنیا کی حالت پر رحم کھا کر اپنے ایک مامور اور مرسل کو آج سے قریباً ستر سال قبل قادیان کی گمنام بستی میں مبعوث فرمایا۔ جس کی بعثت کا مقصد ان مبارک الفاظ میں بیان کیا گیا

"یحیی الدین ویقیم الشریعۃ"

کہ یہ مامورِ ربانی پھر دینِ اسلام کو زندہ کرے گا اور شریعتِ محمدیہ کو دنیا میں جاری و ساری کرے گا۔ اسلام کی ایک نئی روح مسلمانوں میں پھونکے گا اور دلائل و براہین سے اسلام کے غلبہ کو دیگر ادیان پر ثابت کرے گا اور ساتھ ہی بشارت دی کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" "میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ)

چنانچہ مامورِ ربانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ تلے "اشاعتِ اسلام" کے اس عظیم الشان کام کو شروع فرمایا۔ ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی برکت نازل ہوئی۔ اور آپ ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوتے چلے گئے۔ ایک طرف آپ پر ایمان لانے والوں کے اندر اسلام کی ایک نئی روح پیدا ہوئی۔ تو دوسری طرف مخالفینِ اسلام کی اسلام کے بارہ میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ اور اسلام کی روشن و صداقت تعلیمات دنیا کے لئے باعثِ ہدایت و رہنمائی ہوئیں اور باعث احمدیہ اشاعتِ اسلام کے مبارک نصب العین کے حصول کے لئے دن رات دنیا کے مختلف ممالک میں مشنوں اور کوشش سے متعدد اسلامی مشن قائم ہیں۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اور متعدد مساجد مختلف ممالک میں تعمیر ہو چکی ہیں۔

اشاعتِ اسلام اور نظامِ وصیت

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اشاعتِ اسلام کے کام کو ٹھوس بنیادوں پر قائم کرنے اور اسے پائیدار بنانے کے لئے اپنی وفات سے قریباً ۲½ سال قبل ایک رسالہ "الوصیت" شائع فرمایا۔ جس میں ایک مضبوط مالی نظام کی بنیاد ڈالی جسے وصیت کہتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

(۱) "ہر ایک صاحب جو رسالہ "الوصیت" کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم از کم دو گواہوں کے ثبت شہادت کے ساتھ اپنے زمانۂ قائمی ہوش و حواس میں انجمن کے حوالہ کریں اور صفائی سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ اشاعت اغراض سلسلہ احمدیہ کے لئے بطور وصیت یا وقف دیتے ہیں۔" (ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(ب) "اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔" (الوصیت)

(ج) "انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے۔ اور ان اغراض میں سب سے مقدم اشاعتِ اسلام ہوگی۔"

(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(د) "یہ مالی آمدنی ایک دیانتدار اور اہلِ علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقیٔ اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتبِ دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسبِ ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔" (الوصیت)

(ہ) "ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔" (الوصیت)

نظامِ وصیت

آج مسلمانوں کے مختلف ادارے اگر اشاعتِ اسلام کی تڑپ بھی اپنے اندر رکھتے ہوں تو وہ ملک کوئی ٹھوس کام نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس مستقل ذرائع آمد نہیں صرف چند

مالدار شخص ہی کام لگا کی چندہ دے دینا اس غرض کے لئے کافی نہیں مگر ماموررباّنی حضرت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اشاعتِ اسلام کے لئے جس پائیدار اور ٹھوس نظام کی بنیاد ڈالی ہے۔ وہ ایک مستقل اور جاری رہنے والا انتظام ہے۔ اپنی آمد اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی ۱/۱۰ سے ۱/۳ تک وصیت کرنا ایک قربانی چاہتا ہے۔ اور ہر وہ مخلص انسان جس کے اندر اشاعتِ اسلام کی تڑپ اور ولولہ ہوگا۔ وہ ضرور یہ وصیت کرے گا کیونکہ وہ مال جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا جائے گا۔ وہی آخرت میں اس کے کام آئے گا۔ باقی جائداد اور دولت تو اس دنیا میں چھوڑ جانا ہے۔ اور یہی وہ نظام وصیت ہے جس کے اغراض و مقاصد میں یتیموں اور مسکینوں اور دیگر ضرورت مندوں کی مالی اور معاشی حالت کی اصلاح و ترقی بھی شامل ہے۔ گویا دینی و دنیوی دونوں قسم کی ترقی نظام وصیت کا مقصود و مطلوب ہے۔ چونکہ یہ نظام خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اس کے مامور کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کی برکات سے جماعت احمدیہ اور پھر اشاعتِ اسلام کے نتیجہ میں باقی دنیا متمتع ہو رہی ہے۔ جس کا اقرار مخالفین احمدیت کو بھی ہے کہ بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کی مالی حالت بھی اچھی ہے اور وہ منظم طریق پر دنیا میں تبلیغ اسلام کا اہم فریضہ بھی ادا کر رہے ہیں۔ جس کی توفیق نہ مسلمان سلطنتوں کو ہے اور آج نہ کمیونزم دنیا کی مشکلات کو حل کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ازم اور نہ ہی کوئی ایسا نظام کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس میں دینی اور روحانی پہلو کو نظر انداز کر دیا گیا ہو۔ چونکہ نظام وصیت میں دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس لئے یہی نظام بالآخر فائق اور کامیاب رہے گا انشاء اللہ العزیز۔

حرفِ آخر میں اس مضمون کا اختتام جماعت احمدیہ کے امام ہمام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان بابرکت الفاظ پر کرتا ہوں جو حضور نے جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۴۲ء کی ایک تقریر میں بیان فرمائے۔ نظام وصیت اور تحریک جدید کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روٹی کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائیگا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا۔ نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

...... پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریک جدید اور وصیت کے ذریعہ اس سے بہتر نظام دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو۔ کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے تم جلد سے جلد وصیت کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو وہ بابرکت دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

احباب جماعت! آیئے اور اس نظام نو کی تعمیر میں حصہ لیجئے۔ وصیت کیجئے اور تحریکِ جدید میں مالی اور روحانی لحاظ سے شرکت فرمایئے۔ کہ یہ لائحہ عمل دینی اور دنیوی برکات کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ ناصرہ صاحبہ پھنسیوں کی وجہ سے کافی دنوں سے تکلیف میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ قاضی عبدالحمید درویش قادیان

جلسہ ہائے سیرت النبی صلعم

کرڑاپلی (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ کرڑاپلی نے جلسہ سیرت النبیؐ بعد نماز مغرب عاجز کی زیر نگرانی منعقد کیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد میاں عبدالشکور صاحب نے آنحضرت صلعم کی ابتدائی زندگی پر روشنی ڈالی اور کئی ایک اہم واقعات بیان کئے۔ دوسری تقریر مکرم مولوی یار محمد صاحب نے آنحضرت صلعم نے دنیا میں آکر کیا کیا کے موضوع پر کی اور آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کی تعلیم کے بغیر لوگ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

تیسری تقریر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے رحمۃ اللعالمین کے موضوع پر کی۔ آپ نے بہت سے اہم واقعات بیان کئے۔ چوتھی تقریر ہمارے علاقہ کے مبلغ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے محسن اعظم کے عنوان پر کی۔ آپ نے مختلف واقعات بیان کرتے یہ ثابت کیا کہ واقعی آنحضرت صلعم ہی دنیا کے محسنِ اعظم ہیں۔ آپ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ آخر میں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی خدا کے فضل سے بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ جلسہ میں انصار، خدام، اور لجنہ وغیرہ شریک تھے۔

خاکسار صدر جماعت احمدیہ کرڑاپلی

بنگلور

مقامی حالات کے پیش نظر بجائے ۵ ستمبر کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی یہ مقدس جلسہ مکرم بی ایم عبدالرحیم صاحب کی زیر صدارت شام کے ۶ بجے احاطہ دار الفضل میں منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی عزیزم معین اللہ اور مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد داؤد احمد صاحب اور خاکسار نے سلام پڑھ کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور محبت و عقیدت کے پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ عزیزہ عزیز اللہ نے اپنا مضمون بزبان انگریزی پڑھا۔ صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے ہمارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا وہ اعلان جو حضور نے ۱۹۲۸ء میں فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے تقریباً ۱½ گھنٹے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم محمد صبغت اللہ صاحب احمدی نے شکریہ ادا کیا رات کے گیارہ بجے بخیر و خوبی جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ الحمد للہ

جلسے سے دو دن پہلے اشتہارات تقسیم کر دیئے گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر اور ریفریشمنٹ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

خاکسار محمد امام بنگلور

صدر صاحبان جماعتہائے بھارت توجہ فرمائیں

بدر کی ایک گذشتہ اشاعت میں صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ مجالس انصار اللہ کے انتخابات کروا کر منظوری کے لئے ارسال فرمادیں۔ امید ہے کہ ایسا انتظام ہو رہا ہوگا۔ جن جماعتوں کے صدر صاحبان نے ابھی تک اس کا انتظام نہیں فرمایا ان سے درخواست ہے کہ جلد توجہ فرمائیں۔

انتخابات کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:۔

۱۔ چالیس سال سے اوپر کی عمر کے تمام دوست اس مجلس کے ممبر ہوں گے۔

۲۔ سردست ہر مجلس میں صرف زعیم اعلیٰ کا انتخاب ہوگا اور یہ انتخاب مقامی جماعت کے صدر یا امیر صاحب کی زیر نگرانی ہوگا۔ انتخاب کے وقت مقامی مجلس کے ممبران کی کم از کم نصف تعداد کا ہونا ضروری ہے اگر ایک بار اجلاس بلانے پر ½ کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کے اجلاس میں کورم ⅓ ہوگا۔

۳۔ انتخاب کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی۔

۴۔ زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر صدر صاحبان منظوری کے لئے ناظم صاحب اعلیٰ مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کے نام ارسال کریں۔

۵۔ جب مرکز سے مقامی مجلس کے زعیم اعلیٰ کی منظوری مل جائے گی تو زعیم اعلیٰ کو اختیار رہے گا کہ مقامی مجلس کے دوسرے عہدیداران کو نامزد کرے۔ مقامی عہدیداران منتظم کہلائیں گے۔

معتمد عمومی
مجلس انصار اللہ ملکی (بھارت) قادیان

ماہنامہ "پاسبان" الہ آباد کے ایک مضمون پر محققانہ تبصرہ!

(از مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب پروپرائٹر آئی سی ڈیلی فارمیسی - مظفرپور بہار)

(۴)

قولہٗ: یہاں پر ایک بات اور کہدوں کہ مرزا صاحب یہ نوحؑ اور مسیحؑ کی مثال درست نہ ہوگی۔ (یہ تو مضمون نگار کی مجبوری ہے ورنہ قرآن کریم میں تو دیگر انبیاء کے ساتھ نوحؑ اور عیسےٰؑ کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت صلعم کو ارشاد فرمایا ہے کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ۔

(پارہ ۷ رکوع ۱۶)

یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی۔ پس انہی ہدایت کی پیروی کر۔

پھر آپ کے ظل کے لئے اس کی مثال کیوں درست نہ ہوگی۔ اگر ایک نبی سے بھی مماثلت ثابت ہے تو ثبوت ثابت۔ آخر مقصد اور محک تو ایک ہی ہوگا نہ کہ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ یعنی میں کوئی نئے قسم کا رسول نہیں۔ ناقل) جو ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہوگا اس کے ہر کام میں نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس ہونا چاہیئے ... اور نبوت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس یہ ہے کہ ساڑھے سال میں ساٹھ کروڑ (نقش مطابق اصل) انسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق طلائی زنجیر سمجھ کر اپنے گلے میں ڈال لیا۔

(اس جملہ کا مفہوم شاید درمیان مضمون نگار رہ گیا ہے) آپ کو شاید معلوم ہوگا کہ تبلیغی ترقی کے سلسلہ میں قادیانی لوگ یہی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مثیلِ مسیح ہیں اس وجہ سے ان کا مشن بھی آہستہ آہستہ بڑھے گا۔ یہ بات انتہائی مغالطہ آمیز ... فریب آفرین ہے آوے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر اور کام ہوگا مسیح کی سنت کے مطابق اس معمہ کو یا تو وہی سمجھ سکتے ہیں یا ممکن ہے آپ (علامہ نیاز) کچھ روشنی ڈال سکیں۔

اقول: انبیاء علیہم السلام کی کامیابی اور دعوت تعداد اور مدت سے مقید ومشروط نہیں ہوتی۔ سارا قرآن پڑھ کر دیکھ لیں اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی نبی کی صداقت کی دلیل کے طور پر سال اور افراد کے اعداد و شمار کو پیش نہیں فرمایا۔ البتہ منکرین صداقت اس طرح کا سوال اٹھاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں متکبرانہ طور پر کہا اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ (پارہ ۱۹ ع ۸) یہ بہت ہی تھوڑے سے لوگ ہیں اور حضرت شعیبؑ کے منکرین نے کہا کہ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا۔ پھر مدت کے بارے میں کفار کا یہی رویہ رہا جب بھی وقت نے تبشیر یا انذار کے طور پر کچھ فرمایا تو انہوں نے پوچھا مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ۔ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ مگر اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی دن اور سال کی تعیین نہیں فرمائی۔

مضمون نگار صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ قادیانی لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں اس وجہ سے ان کا مشن بھی آہستہ آہستہ بڑھے گا یہ بات انتہائی مغالطہ آمیز اور فریب آفرین ہے آوے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر اور کام ہوگا مسیح کی سنت پر۔ افسوس مضمون نگار موصوف کو نہ قرآن کا علم ہے نہ اس کی اصطلاحوں کی خبر بعض انبیاء کی بعض سے مماثلت اور مشابہت مختلف بیانات اور مختلف وجوہ سے بتائی گئی ہے۔ غور فرمائیں۔ ایک جگہ آنحضرت صلعم کو مخاطب فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا (پارہ ۱۴ ع ۲۲) دوسری جگہ آنحضرت صلعم کی نسبت فرمایا ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (پارہ ۲۹ ع ۱۳) تو کیا مضمون نگار صاحب فرمائیں گے کہ پیروی کرے گا ملت ابراہیمی کی اور مثیل ہوگا موسیٰ کا آوے گا سید الانبیاء اور خاتم النبیین ہوکر اور اقتداء کرے گا انبیاء سابقین کی۔ (نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات)

پھر مضمون نگار مذکور کے لئے تو مزید تعجب کا باعث یہ بھی ہوگا کہ آنحضرت صلعم نے حدیث شریف میں سارے لوگوں میں صرف عیسیٰؑ سے اپنے کو زیادہ قریب بتایا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ علیہ وسلم۔ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاَنْبِيَاۗءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ۔ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نسبت تمام لوگوں کے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے دنیا اور آخرۃ میں زیادہ قریب ہوں اور تمام نبی سوتیلے بھائی ہیں کہ انکی مائیں مختلف اور ان کا دین ایک ہے (بخاری کتاب بدء الخلق)

یہ باتیں مضمون نگار مذکور اور ان جیسے لوگوں کے لئے معمہ ہیں کہ حکم ہے ملت ابراہیم کی پیروی اور انبیاء سابقین کی ہدایت کی اقتداء کا مماثلت ہے موسیٰ سے اور قربت قریبہ ہے دین و دنیا میں سارے جہاں سے زیادہ عیسیٰؑ سے۔ مگر صاحب بصیرت کے لئے اس میں نہ کوئی معمہ ہے نہ غموض۔ ہدایت سابقہ کی اقتداء۔ ملت ابراہیمی کی پیروی اور حضرت موسیٰ سے مماثلت کی وجہ تو ظاہر ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تعلق خاص اسلئے کہ آپ کی بعثت ثانیہ انہی کے رنگ میں نمودار ہونے والی تھی اور جمالی مہدی ان ہی کی سنت اور طریق پر ظہور پذیر ہونے والا تھا۔ دیکھئے اس حدیث شریف نے ظل محمدؐ اور مثیل مسیحؑ کے مسئلہ کو کیسے صاف کردیا۔ مِلَّةً وَاحِدَةً فرماکر صلی اللہ علیہ وسلم نے معترض کے سارے غموض اور عموں کا جواب ارشاد فرمادیا ہے۔

الٰہی استعارات اور تشبیہات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائیں۔ ظل محمد صلعم کے معنی مثیل محمد من کل الوجوہ نہیں۔ آنحضرت صلعم تو افضل الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہیں۔ کوئی نبی کسی نبی سے من کل الوجوہ مماثلت اور مشابہت نہیں رکھتا۔ کیا قرآن کا آپ کو مثیل موسیٰ قرار دینا من کل الوجوہ ہے۔ افضل الانبیاء کے حضرت موسیٰؑ کی مماثلت تامہ ممکن ہی نہیں۔ یہ غوامض روحانیہ سماویہ ہیں اگر سیاسی اور مادی وحشت والوں کی سمجھ نہیں آئیں تو کوئی نئی بات نہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تو یہودیوں کی سمجھ میں اس طرح کی تمثیلیں نہ آئیں چنانچہ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو مسیح کیونکر ہوسکتا ہے ابھی تک ایلیا جو آسمان پر ہے نہ آیا تو مسیح ہوکر کیونکر آگیا۔ تو حضرت مسیح ناصریؑ نے فرمایا کیونکہ سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی اور چاہو تو مانو۔ ایلیا جو آنے والا تھا یہی ہے (متی باب ۱۱ آیت ۱۴، ۱۵) یعنی یوحنا مثیل ایلیا ہے یوحنا کی آمد ہی ایلیا کی آمد ہے۔ مگر بباعث شرارت و تعلی یہودی فقیہوں اور فریسیوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی نہ ابتک آئی ہے۔ یہ غریب مچھلی پکڑنے والے مسیح کے حواریوں نے اپنی فطری سعادت اور مسیح کی نیک صحبت کے طفیل اس تمثیل نکتہ کو خوب سمجھا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ اب پھر مسیح موعود آیا ہے۔ مگر تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے کہ ظل محمدؐ مثیل مسیح ہوسکتا ہے۔ خدا کی باتوں کو خدا کی اصطلاحوں اور تمثیلات کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے۔ دینی بصیرت سے ہی نکتہ رسی ہوسکتی ہے دنیاوی و مادی شور و غوغا سے دینی باتیں سمجھ میں نہیں آسکتیں۔ بیشک ظل محمدؐ کے ہر کام میں نبوت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہی عکس ہوتا ہے۔ مگر یہ عکس اخلاق روحانیہ اور قوت قدسیہ میں لازم ہے نہ کہ امور سیاسیہ میں۔

حضور صلعم کی افاضہ روحانیہ اور آپ کی قوت قدسیہ تو ہمیشہ جاری رہی اور جاری ہے اور جاری رہے گی یہی وہ مقام ہے جو سوائے آپ کے کسی نبی کو حاصل نہیں اور اسی وجہ سے حضور سید الانبیاء اور خاتم الانبیاء قرار پائے۔ ظل محمدیت تو ابتدائے اسلام سے جاری ہے۔ ہزارہا مقدسین علی قدر مراتب ظل محمدی کا پرتو ہوچکے ہیں کیا آئمہ اہل بیت اطہار ظل محمدی نہ تھے باوجود ظاہری طور پر طریق کار میں فرق رکھنے کے۔ حضرت امام حسینؓ بھی ظل محمدؐ تھے اور امام حسنؓ بھی ظل محمدؐ تھے۔ اور یہ بات کوئی معمہ سے نہ سمجھے گا۔ کیا آئمہ اربعہ ظل محمدی نہ تھے۔ کیا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت معین چشتی حضرت بختیار کاکی حضرت کمال الدین بہاری وغیرہ وغیرہ اور دیگر بہت سارے صلحاء امت ظل محمدؐ نہ تھے۔ (باقی آئندہ)

بلکہ بیسیوں سے اپنے مقام اور درجہ کے مطابق حضور کی قوت قدسیہ روحانیہ سے حصہ اور ظل محمدی کا عکس پایا۔ لیکن مسیح موعود میں جیسے سب مناسبت اور بیکسی نفس رکھتے ہوئے پورے طرح ظل محمدی ہے۔ نور محمدی ہمیشہ ایک ہی طور سے ظاہر نہیں ہوتا مختلف صفات اور رنگ میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ ظل محمدؐ کبھی موسےؑ کا جلال لے کر آتا ہے کبھی ایوبؑ کا صبر لے کر آتا ہے کبھی یوسفؑ کا حسن لے کر آتا ہے کبھی سراسر عیسیٰ بن کر ظاہر ہوتا ہے چنانچہ نور محمدی کی بلاد کرنی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے

ذرہ را تو بیکہ جلوہ کنی چوں خورشید
مشتِ خاک را تو چوں مہ تاباں کردی
آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

پس مسیح موعود علیہ السلام ظل محمدؐ ہوتے ہوئے بھی مثیل عیسےؑ ہیں۔ کمالات محمدی کی وسعتوں کا اپنی عقل سے احاطہ کرنے کی کوشش کرنا حماقت ہے۔ کسی نے آنحضرتؐ کی نسبت کیا خوب کہا ہے ؎

حُسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

"فبھداھم اقتدہ" کے مطابق سارے انبیاءؑ ایک نہج پر ہوتے ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے یہ خصوصیت خاصہ حاصل ہے کہ آپ کے بعد سے کوئی شخص کسی مقام روحانی کو پا ہی نہیں سکتا ہے جب تک ظل محمدی کی چادر اور اطاعت محمدؐ کا جوا اس کی گردن پر نہ ہو۔ خواہ مقام صالحیت ہو خواہ مقام شہادت خواہ صدیقیت و نبوت جب کہ ارشاد باری ہے من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"وہ عزیز نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ۔۔۔۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵و۱۱۶)

کبھی تکمیل ہدایت کے وقت جلال محمدیؐ نے ظہور جلال فرمایا تو بجلی کا کڑکا ہو کر باطل کو خس و خاشاک کی طرح اڑا دیا اور تکمیل اشاعت کے وقت جمال محمدی (اپنے مسیحؑ کے ذریعہ) منعکس ہوا تو چاندنی کی ٹھنڈی روشنی سے آج تک دنیا کے گوشے کو منور کر کے ٹھنڈک پہنچا رہا ہے۔ جلال کا تقاضا تھا کہ اس میں حرارت اور سرعت ہو جمال کا تقاضا ہے کہ اس میں برودت اور سہولت ہو۔ وہ بھی محمدؐ تھا یہ بھی محمدؐ ہے۔ جلال محمدی میں موسیٰ کی شان تھی تو جمال محمدی میں عیسیٰ کی سی نرمی ہے۔ ظل محمدؐ سے تمام صفات محمدی کا متحمل ہونے کا مطالبہ کرنا نادانی اور جہالت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

قولہ۔ اس کے بعد ذرا مطلق دعوے کی نوعیت پر غور کیجئے۔ جس کی وکالت کرتے ہوئے آپ (علامہ نیاز) اس طرح رقمطراز ہیں

"مرزا صاحب کے دعاوی میں اہم ترین دعویٰ یہی ہے کہ ظل محمدؐ تھے۔ سایہ نبوی تھے۔ مہدی موعود تھے۔ لیکن ان سب کا مفہوم ایک ہی تھا یعنی یہ کہ وہ احیائے دین کے لئے مامور تھے۔"

یہاں اول تو آپ نے ان تین دعووں کو نظر انداز کر دیا ہے جو مذکورہ دعووں سے زیادہ اہم ہیں یعنی مرزا صاحب محمدؐ کی بعثت ثانیہ ہیں۔ اسمہٗ احمد کے مصداق ہیں مسیح موعود ہیں۔ لیکن جانے دیجئے اس کو جسے آپ نے چھوڑا ہے جسے آپ نے پکڑا ہے اس کے متعلق جو کچھ آپ کہتے ہیں حیرت انگیز ہے۔ کیا آپ کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ آپ لکھنؤ میں ہیں۔ دلی میں ہیں۔ آگرہ میں ہیں۔ مدراس میں ہیں بمبئی میں ہیں۔ مطلب یہ کہ آپ ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مہدی، مجدد، سایہ نبوی سب ایک، اور سب کا مطلب ایک ہے۔ یہ تطبیق بھی آپ کے قصر یعنی جھونپڑی اور بہشتی مقبرہ یعنی مرحوم و مغفور سے کم نہیں ہے ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اقول:۔ ناظرین نے دیکھ لیا کہ محض نافہمی اور نادانی کے سبب کس طرح ایک صاف اور معقول بات کا مذاق اڑایا گیا اگر مضمون نگار مذکور کو مسلمان ہونے کا دعویٰ نہ ہوتا تو ہم اور طرح سے جواب دیتے۔ مگر چونکہ موصوف اسلام اور قرآن کو ماننے کا ہے۔ اسلئے ہم قرآن سے ہی جواب دیتے ہیں۔ نعیم

نظر آئے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کافۃ للناس، رحمۃ للعالمین وغیرہ مختلف صفاتی ناموں سے قرآن حکیم میں ملقب کیا گیا ہے۔ صرف ایک ہی آیت ہے جو مضمون نگار مذکور کی حیرت اور نافہمی کو دور کرنے کے لئے کافی ہے ارشاد خداوندی ہے یایھا النبی انا ارسلنٰک شاھداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ (پارہ ۲۲ ع ۳) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاہد بھی ہیں۔ مبشر بھی ہیں۔ نذیر بھی ہیں۔ داعی الی اللہ بھی ہیں اور سراج منیر بھی ہیں۔ اب خود بقول مضمون نگار مذکور اس پر بھی دلی آگرہ مدراس بمبئی کی مثال دے کر مذاق اڑا سکتے اور کیا اس کو بھی حیرت انگیز کہیں گے کہ ایک شخص مبشر بھی ہے اور نذیر بھی یعنی دو متضاد معنی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اگر اس کا کوئی مطلب بیان کرنے لگے تو آپ فرمائیں گے کہ دعوےٰ کو معنی اور مطلب سے کیا سروکار؟

مسلمان جو کہ قرآن ہی کے دشمن ہو گئے
چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

جس طرح آیت کریمہ مذکورہ بالا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مختلف صفاتی الفاظ کے استعمال میں نہ اختلاف معنوی ہے نہ استبعاد عقلی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت مختلف صفاتی الفاظ کے استعمال میں نہ اختلاف معنوی ہے نہ استبعاد عقلی۔ افسوس مسلمان کہلا کر ایسا اعتراضات سے بھی باز نہ آئے جن کی براہ راست زد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر پڑتی ہے اور اس پر غرہ کہ دینی مصلح اور ہادی کی ضرورت نہیں۔ صرف سیاسی لیڈر کی ضرورت تھی وہ بھی جب تک انگریزی حکومت تھی۔ اب تو سرے پاؤں تک آزاد ہیں جو دل میں آئے خرافات جی میں آتا ہے بک جاتے ہیں۔

قولہ۔ اسی طرح نبوت کی تائید میں جو بات آپ نے کہی ہے (علامہ نیاز) وہ بھی لغو ہے۔ اول تو یہاں پہلی بات یہی پیدا ہوتی ہے کہ دعویٰ کو معانی اور مطلب سے کیا سروکار یہاں تو صرف یہ دیکھنا ہو گا کہ بات کہی جا رہی ہے وہ سلسلہ پیغمبری سے میل کھاتی ہے یا نہیں۔ اگر اس کے مطابق ہے تو تسلیم کیا جائے ورنہ ناقابل قبول اور سلسلہ پیغمبری میں کہیں اس طرح کا دعویٰ نہیں ہے جیسا کہ مرزا صاحب کے یہاں ہے۔ رسالت و نبوت۔ ربطِ عنصری کا لگاؤ، اکتساب تمادہ ہیں یعنی آپ رسالہ نیاز حا

ہے وہ بھی انتہائی حیرت خیز ہے۔ رسول کے اس فرمان سے کہ ہماری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہو جائیں گے (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ ناقل) ظل نبوت کا جواز کیسے نکل سکتا ہے یہ تو محض ایک تمثیلی دور کی بات ہے جو کسی مخصوص شخص (نقل مطابق اصل ہے حالانکہ یہ نہیں ہے بلکہ حدیث ۔۔۔۔ کیلئے ہے اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ایک فرد ہیں جماعت نہیں (مطلب یہ کہ علماء امت کی پوری جماعت انبیاء بنی اسرائیل کی پوری جمعیت کی مانند ہے۔ تفسیر معانی اور ادب کا یہ وہ شہ پارہ ہے جو صاحب علم و نظر کے لئے کافی دلچسپ ہے۔ ناقل)

ایسی حالت میں اس حدیث سے جس کی صحت بھی مشکوک ہے (ثبوت در بطن مضمون نگار۔ ناقل) استدلال آپ (علامہ نیاز) ہی بتا دیجئے کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ نیاز صاحب کبھی کبھی تو خدا لگتی کہئے (جیسی مضمون نگار مذکور کہہ رہے ہیں۔ ناقل) ہمیشہ مغالطہ آمیز بیان بازی۔ کیا یہ باتیں آپ کے شایان شان ہیں۔ کسی سے پوچھئے آپ کی سمجھ کی (جن کے متعلق مضمون نگار بار بار شعر استعمال کر رہے ہیں) کہ یہ باتیں زیب دیتی ہیں اور ایسی ہی عاشقی میں عزت سادات بھی گئی۔

اقول:۔ قرآن کریم کا یہ طریقہ ہے کہ منکرین صداقت کے قول کو نقل فرما کر جو بات انتہائی بیہودہ ہوتی ہے اس کا جواب نہیں دیتا بلکہ صرف یہ کہہ کر چھوڑ دیتا ہے کہ منکرین ایسے کہتے ہیں۔ کیونکہ بعض باتیں اتنی نمایاں طور پر نامعقول ہوتی ہیں کہ ان کا دہرا دینا ہی اس کی نامعقولیت کو نمایاں کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور جو باتیں قابل جواب ہوتی ہیں ان کا جواب عنایت کرتا ہے۔ مضمون نگار مذکور کی ان باتوں کو ہم بھی محض نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جواب اور تبصرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان کا نقل کر دینا ہی اس کی نامعقولیت کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ صرف بعض الفاظ اور جملے کی وضاحت کر دی گئی ہے (باقی)

ولادت

۹/۱۰ اکتوبر کی درمیانی شب کو مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ کے ہاں دوسری بچی تولد ہوئی۔ زچہ اور بچہ خیریت سے ہیں۔ یہ بچی امرتسر کے وال ہسپتال میں پیدا ہوئی چونکہ والدہ کے پیٹ میں بچے کی حرکت خفیف تھی اسلئے خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی گیارھویں کامیاب سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے ہزارہا انڈونیشین احمدیوں کی شرکت۔ ایمان افروز نظارے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے روح پرور پیغامات

از مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ آف انڈونیشیا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے پیغامات درج ذیل ہیں:-

پیغام حضور اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"جاوا میں تبلیغ بڑی دیر سے۔ بہت مدت سے وہاں تبلیغ جاری ہے اور اس وقت تک سارا ملک احمدی ہو جانا چاہیئے تھا۔ آپ کا ملک تو اسلام کے پھیلنے کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ کو تبلیغ کی طرف بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنا فرض ادا کرنے کی توفیق دے اور آپ کی زبان میں اثر پیدا کرے آمین"

پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

"برادران جماعت احمدیہ انڈونیشیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت کے سالانہ اجتماع کی اجازت مل گئی ہے۔ اور وہ ۲۲ تا ۲۴ر جولائی ۱۹۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب اور مبارک کرے اور اس کے بہترین نتائج پیدا ہوں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ جماعت احمدیہ خدائی ارشادات کے ماتحت اسلام کی خدمت اور اسلام کی اشاعت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ کوئی نیا دعویٰ نہیں تھا بلکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ظلیت میں آپ کے لائے ہوئے دین کی خدمت اور اشاعت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ یہ خدمت تین طرح سے ادا کی جا سکتی ہے اول اپنی زندگیوں کو اسلام کے طریق پر ڈھالنے اور اسلام کی تعلیم کے مطابق بنانے سے تاکہ جماعت کا ہر فرد اسلام کی پاک تعلیم کا نمونہ بن جائے۔ دوسرے اس طرح کہ اوپر کے دو کاموں کو سرانجام دینے کے لئے آپ لوگ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی سے کام لیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور احمدیت کے لئے وقف ہیں۔

اوپر کے تین کاموں کی تکمیل کے لئے

(۲)

دو باتیں خاص طور پر ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اپنی مستورات میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم پھیلائیں اور ان کو تلقین کریں کہ وہ اپنے بچوں کو اسلام کے مطابق ڈھالیں اور اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ اپنی آئندہ نسل کی اور بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی آپ کی طرح اسلام کے خادم اور مجاہد بن جائیں۔ تاکہ یہ سلسلہ آپ ہی پر ختم نہ ہو جائے۔ بلکہ نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک اپنی مقدس روایات کے ذریعہ چلتا چلا جائے۔

یاد رکھو کہ اب خدا کی ازلی تقدیر اسلام کو غالب کرنے کے لئے حرکت میں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ دن قریب آرہا ہے کہ اسلام انشاء اللہ خدا کے فضل سے سارے دوسرے مذہبوں اور ساری دوسری قوموں پر غالب ہو جائیگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہو گا کہ

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

یہ خدائی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی اور جو لوگ اس تقدیر کے پورا کرنے میں حصہ لیں گے وہ خدا کے غیر معمولی انعاموں کے وارث بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

والسلام
خاکسار آپ کا دینی بھائی
دستخط (مرزا بشیر احمد)
ربوہ مغربی پاکستان ۶۲-۵"

ان دو پیغامات اور مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی افتتاحی تقریر کے وقت احباب پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔ جماعت باندونگ نے ایک ہزار مہمانوں کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۴۰۰ سے متجاوز ہو گئی جوگجاکارتا میں بھی شروع میں تین صد کا اندازہ لگایا گیا تھا بعد میں ۴۰۰ کا اندازہ کیا گیا۔ لیکن شامل ہونے والوں کی تعداد ۸۰۰ سے بڑھ گئی۔ اس دفعہ باندونگ میں بھی اندازہ سے بڑھ کر دوست شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامل ہونے والوں کی تعداد ترقی کر رہی ہے جوگجاکارتا میں اور اس دفعہ باندونگ میں بھی کسی قدر قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی جھلک نظر آرہی تھی۔ ہمارے دوست بیلی پونتو صاحب جو کئی سال پاکستان میں سفارت انڈونیشیا میں ممتاز عہدہ پر کام کر چکے ہیں۔ اور اس کے بعد افغانستان میں بھی حکومت انڈونیشیا کے ناظم الامور رہ چکے ہیں (انہیں زمانہ طالب علمی میں قادیان میں بھی کئی سال رہنے کا موقعہ ملا ہے) ان کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں تھے۔ اور کہہ رہے تھے۔ یہ جلسہ دیکھ کر قادیان یاد آرہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ پہلا اجلاس ۵½ بجے خیر و عافیت ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس: مغرب و عشاء کی نمازوں اور طعام کے بعد دوسرا اجلاس ۷½ بجے شروع ہوا۔ جناب صدر صاحب، عہدیداران مرکزیہ نے اعلان کیا کہ مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اپنے اپنے اجلاس منعقد کریں گے۔ اس اعلان کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا اور ہر ایک مرکزی تنظیم نے تقریباً نصف شب تک اپنا اجلاس جاری رکھا۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

دوسرے روز یعنی ۲۳/۷ کو پہلا اجلاس صبح ۸ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم جناب ہدایت صاحب نے دوستوں کو بعض ہدایات دیں۔ خصوصاً اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی دوست اجازت کے بغیر اجلاس سے اٹھ کر نہ جائیں۔ اس کے بعد مکرم جناب عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا نے سال رواں کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں مرکزی عہدیداران نے کام کی رپورٹ کے علاوہ جماعتوں نے جس رنگ میں کام کیا۔ اور جو کامیابیاں ہمیں نصیب ہوئیں ان کا بھی ذکر تھا۔ رپورٹ دلچسپ۔ باترتیب اور ٹھوس معلومات پر مشتمل تھی۔ اس سے پہلے جس قدر سالانہ رپورٹیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ واضح یہ رپورٹ تھی۔

جماعت ہائے انڈونیشیا کی سالانہ رپورٹ

جماعت کی مالی حالت خدا کے فضل سے انڈونیشیا کی جماعتوں میں باقاعدہ چندہ ادا کرنے کی طرف دن بدن توجہ بڑھ رہی ہے اور جماعت کی آمد میں بھی روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کے وعدوں میں بھی اس سال بہت اضافہ ہوا۔ کئی ایک جماعتوں نے سابقہ وعدوں سے کئی گنا زیادہ وعدہ لکھ دیا۔ ملک میں انتہائی گرانی کے باوجود جماعت کے اخلاص میں کمی نہیں آئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر جماعتوں کو اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانی ضائع نہیں جاتی۔ انڈونیشیا میں بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ احباب جماعت نے تنگی کی حالت میں چندہ دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بعض دوسرے ذرائع سے ان کی مالی حالت کو پہلے سے مستحکم کر دیا۔ یا ان پر بعض دوسرے افضال نازل کئے۔ ان حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اب لوگ کس طرح اپنا قدم پیچھے ہٹا سکتے ہیں انڈونیشیا میں اس وقت سینکڑوں احباب موصی ہیں بعض ۱/۱۰ اور بعض ۱/۹ کی شرح سے چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن علاوہ وصایا چندوں اور تحریک جدید کے بعض دوسری مالی تحریکوں میں بھی احباب حصہ لیتے رہتے ہیں۔ تقریباً ہر جماعت میں احباب جماعت متفرق ضروریات کے لئے وقتی چندہ میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ فنڈ کی طرف بعض جماعتیں کما حقہ توجہ نہیں کرتیں اگرچہ متعدد جماعتیں اس بارے میں بھی قابل تعریف نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ گذشتہ دو تین سال سے ہمیں کانفرنس کے لئے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بعض مخلصین اور مخیر احباب نے قابل تعریف نمونہ دکھایا۔

جماعت کی مالی حالت کو مستحکم بنانے اور جماعتی ترقی کے ہنگامی اخراجات کو پورا کرنے کی غرض سے تجارتی خطوط پر بھی اس سال کوشش کی گئی۔ اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو فائدہ بھی پہنچا۔ ابھی ہماری یہ کوشش ابتدائی دور میں سے گذر رہی ہے اور اس کے راستہ میں کئی ایک روکاوٹیں ہیں۔ لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ کسی وقت جماعت کی یہ کوشش بارآور ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف جماعت کی تبلیغی مہم تیز تر کی جاسکے گی۔ بلکہ جماعت کے احباب کو ذاتی طور پر بھی فائدہ ہو سکے گا۔

یاد رہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارے میں

مکرم جناب راڈن ہدایت صاحب کو ۱۹۵۵ء
میں یہ ہدایات دی تھیں کہ جماعت کو اپنی
مالی حالت مستحکم کرنی چاہیئے۔ اور مکرم
جناب ہدایت صاحب نے وہاں سے
آکر مالی تعلیمی اور تربیتی امور کے متعلق
حضور کی ہدایات سے جماعت کو مطلع کیا تھا
اور اس کے بعد ان امور پر غور کرنے کے
لئے سب کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں آئی تھی
جن کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائی جا چکی ہے
مذکورہ حالات کے دیکھتے ہوئے
جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے عہدیداران
اعلیٰ و مبلغین کی ایک مشترکہ میٹنگ
میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام جماعتوں میں
سلسلہ کے مبلغین مخلص احباب کو اس مد
میں چندہ خاص دینے کے لئے تحریک
کریں۔ چنانچہ جہاں جہاں اس ضمن میں
کوشش ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل
و کرم سے احباب جماعت نے نہایت
شاندار قربانی سے اس تحریک پر
لبیک کہتے ہوئے قابل تعریف نمونہ
دکھایا۔ صرف جاکرتا کی جماعت سے
مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس
التبلیغ کی کوشش و تحریک سے تقریباً
تیس ہزار روپیہ کی خطیر رقم مخلصین جماعت
نے تھوڑے ہی عرصہ میں جمع کر دی۔ جزاہم
اللہ احسن الجزاء

باڈانگ کی جماعت سے مکرم جناب
مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے تقریباً
چھ سات ہزار روپیہ کی رقم اس مد میں
بھجوائی۔ اسی طرح بعض دیگر مقامات سے
بھی مثلاً سمارنگ (وسطی جاوا) اور
تاسکملایا سے بھی مناسب امداد ملی۔
ایک دوست نے مکرم سید شاہ محمد صاحب
کو ان کی بیماری کے پیش نظر علاج وغیرہ
کے لئے تین ہزار روپیہ کی رقم پیش
کی۔ جو آپ نے کانگرس کی ضروریات کو
دیکھتے ہوئے ساری کی ساری جلسہ سالانہ
کے چندہ کی مد میں جمع کرا دی۔ بعض
احباب نے نہایت اعلیٰ نمونہ اخلاص اور
قربانی کا پیش کیا۔ بعض نے دس ہزار روپیہ
تک کی خطیر رقم چندہ خاص میں دی۔ علاوہ
ازیں مختلف ضروریات کے لئے احباب
جماعت نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے
لئے کئی شعبوں میں بے نظیر خدمات کیں
اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو دین و
دنیا کی نعمتوں سے نوازے اور اپنا
قرب بخشے۔

جماعت کی تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل
سے اکثر جماعتیں متفرق اوقات میں تبلیغی
جلسے منعقد کرتی رہیں۔ ملک کے حالات کے
پیش نظر جلسہ کرنا آسان کام نہیں۔ خصوصاً
پبلک جلسے تو اب خواب
و خیال بن چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی جماعت
متعدد بار اس سلسلہ میں کوشش کرتی رہی
اس عرصہ میں یعنی جولائی ۱۹۵۹ء کے بعد جون
۱۹۶۱ء تک ۳۲۵ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ
میں داخل ہوئے۔ یہ تعداد گو ہمارے مقصد
کے پیش نظر کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن
سابقہ سالوں کے مقابلہ میں خوش کن ترقی
کی آئینہ دار ہے۔ اور اس کے علاوہ ۱۷۰
بیعتیں ہو چکی ہیں۔ لیکن وہ کانفرنس کے
وقت تک مرکز نہیں بھجوائی گئی تھیں۔
۳۲۵ کی تعداد ان بیعتوں کو مد نظر رکھ
کر ہے جن کے جواب مرکز سے موصول ہو
چکے ہیں۔ اگر بعد کی بیعتوں کو بھی شامل کیا جائے
تو کل تعداد ۳۲۵ + ۱۷۰ یعنی ۴۹۵ بن جاتی
ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال تین
مزید جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہ وسطی
جاوا میں ہیں یعنی
Banjarnegaran کی
جماعت اور سمارنگ Semarang
کی جماعت۔ بنجر نگارا کے علاقہ میں ایک
گاؤں Knuchil میں دو ماہ کے
عرصہ میں ۱۷۰ بیعتیں ہوئیں۔ تقریباً سارے
کا سارا گاؤں احمدی ہو گیا ہے اور گرد کے
دیہات سے بھی بعض نے بیعت کی ہے
یہاں دو دفعہ تبلیغی جلسہ میں تقریباً ایک
ایک ہزار دوست شامل ہوتے رہے ہیں
یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس
نے یہ جماعت دی۔ لیکن اس کے فضل
کے جذب کرنے میں مکرم جناب احمد رشدی
صاحب لوکل مبلغ کی مساعی کو دخل ہے آپ
اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں کئی سال
سے تبلیغ جاری تھی یہ جلسہ رات کے ایک
بجے تک جاری رہا۔ اور سوالات کے
جواب بھی دیئے گئے ۔۔۔۔۔۔ اس
جلسہ کے بعد دو روز کے اندر ۷۲ افراد
نے بیعت کی یہاں تک کہ ہمارے پاس فارم
بیعت ختم ہو گئے۔ ملک کی دیر سے یہ
خواہش تھی کہ خدا کرے وسطی جاوا میں
بھی کوئی گاؤں سارے کا سارا احمدی ہو
جائے۔ مغربی جاوا میں خدا کے فضل سے
کئی ایک گاؤں احمدی ہیں۔ وسطی جاوا میں ایک
گاؤں میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب
(جن دنوں آپ Purwokerto (?) میں
بطور مبلغ متعین تھے) کی مساعی سے کافی
تعداد نے بیعت کی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے
فضل سے یہ دوسرا موقعہ ہے کہ ایک گاؤں
میں کثرت سے بیعتیں ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ
اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ
بنا دے۔ آمین۔

اس کے علاوہ انشاء اللہ بعض جگہ
جلد ہی انشاء اللہ کئی جماعتیں قائم ہو جائیں
گی۔ اس سال بعض

اور مسجد نیا فرقت میں اپنے چندوں کے
Sukanachay (?) میں قائم
ہوئی ہیں۔ ایک باندونگ کے قریب
اور ایک جاکرتا کے علاقہ میں ہے

مساجد کی تعمیر

اس سال واناسگرا کی
دیہاتی جماعت نے مسجد
کی تعمیر کی۔ یہ جماعت متعدد بار باغیوں کے
حملوں کا نشانہ بن چکی ہے۔ اس کی سابقہ مسجد
بھی باغیوں نے جلا کر راکھ کر دی۔ پہلے اس
گاؤں کے لوگ سڑک سے کچھ دور رہائش کرتے
تھے لیکن یہ گاؤں سارے کا سارا تباہ کر دیا گیا۔
اس کے بعد یہ لوگ سڑک کے کنارے ہی اپنی
رہائش رکھتے ہیں۔ جگہ حال ہی میں انہوں نے
مسجد بھی تعمیر کی۔ اس موقعہ پر حکومت اور فوج
کے نمائندوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ باقی
انجمنیں تو دوسروں سے ایک ... امداد
مانگ کر مساجد بناتی ہیں لیکن اس جماعت نے
دوسروں سے مدد مانگے بغیر ایک قلیل عرصہ میں مسجد
تعمیر کر لی۔
باندونگ کی مسجد قابل مرمت تھی اس سال اس کی مرمت
کیا گیا جس پر تقریباً ایک لاکھ انڈونیشین روپے خرچ آگئے۔

جناب جنرل شاہنواز خان صاحب ڈپٹی وزیر ریلوے حکومت ہند

کو

قادیان میں آنے کی دعوت اور ان کا جواب

گذشتہ دنوں جناب جنرل شاہنواز صاحب ڈپٹی وزیر ریلوے حکومت ہند بعض
تقاریب میں شمولیت کے لئے جالندھر تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر ان کو قادیان
تشریف لانے کی جناب ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے دعوت دی گئی تھی۔ اور مکرم
محمود احمد صاحب عارف اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کو ان کی ملاقات کے لئے
جالندھر بھی بھجوایا گیا تھا۔ اگرچہ جنرل صاحب موصوف بوجہ پہلے سے طے شدہ پروگرام
کے قادیان تشریف نہ لا سکے۔ لیکن انہوں نے آئندہ ضرور قادیان آنے کا وعدہ
فرمایا۔ چنانچہ ان کی تازہ چٹھی کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

" از طرف ڈپٹی منسٹر ریلوے۔ ہندوستان۔ نئی دہلی۔

D.O.No. 896/DMS/60

بتاریخ ۴؍ اکتوبر ۱۹۶۱ء

ڈیر جناب برکات احمد صاحب راجیکی

میں آپ کے خط مورخہ ۲۶؍ ستمبر ۱۹۶۱ء کا بہت ممنون ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس
خط کا جواب جلد نہ دے سکا کیونکہ یہ خط مجھے دیر سے موصول ہوا۔

قادیان کے بعض دوستوں سے جالندھر میں ملاقات ہوئی تھی اور میں نے ان کو وضاحت
کر دی تھی کہ بوجہ چٹھی کے دیر سے ملنے کے میرے لئے طے شدہ پروگرام کو تبدیل کرکے
اس موقعہ پر قادیان آنا ممکن نہیں تاہم آئندہ کسی وقت پر میں ضرور قادیان آؤں گا۔ اور
آنے کی اطلاع قبل از وقت دے دوں گا۔

بہت زیادہ احترام اور نیک خواہشات کے ساتھ رخصت ہوتا ہوں

آپ کا مخلص

شاہنواز خان

جناب برکات احمد صاحب راجیکی

ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان۔

جلسہ سالانہ میں ضرور تشریف لائیں (بقیہ صفحہ اول)

ساتھ ہی تعالیٰ سے جن پر اس کا فضل اور
رحم ہے۔

وہ کون مخلص احمدی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کی اس دعا پر آمین کہنا اور اس کا
مورد بننا نہیں چاہتا ۔۔۔ پس میں میرے
بزرگ اور بھائی جو کسی دنیوی کاروبار یا
جسمانی کسل وجہ سے ابھی تک تیار نہ ہوئے ہوں ان
سے درخواست
کرتا ہوں کہ وہ اس زریں موقع سے ضرور فائدہ
اٹھائیں اور اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے
ابھی سے تیاری کریں۔ اور پھر سفر میں بھی اور
قادیان میں آکر اپنے پیارے امام کے لئے اور
اسلام کی ترقی کیلئے انفرادی اور اجتماعی دعائیں
کریں حضور امام ہمام ایدہ اللہ نے قادیان کے لئے
گزشتہ جلسہ سالانہ پر اپنے ایک پیغام میں تاکید فرمایا
آپ لوگوں کا کام ہے کہ سال میں کم سے کم ایک دفعہ
قادیان آئیں اور یہاں آکر ان امور پر غور کریں جو
آپ لوگوں کی بہتری کیلئے ضروری ہیں اور آپ کی ترقی کا
موجب ہو سکتے ہیں ..... بلکہ اس سے بھی زیادہ
زور کے ساتھ قادیان آتے ہیں جیسا کہ
تقسیم سے پہلے آتے تھے!!

تحریک درویش فنڈ میں وعدہ کرنے والے احباب کے نام

جن دوستوں کی طرف سے چندہ تحریک درویش فنڈ میں وعدوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کی دوسری فہرست ذیل میں غرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس بابرکت تحریک میں تمام حصہ لینے والے احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور انہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن احباب نے تا حال اس میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی سعادت بخشے۔

اب تک جو وعدے موصول ہوئے ہیں کی میزان متوقع سالانہ بجٹ آمد کے مقابل پر بہت کم ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ جن دوستوں نے تا حال اس میں حصہ نہ لیا ہو وہ بھی جلد اس میں حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہ پا سکا۔ اور صرف ایک قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لائیں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں۔ اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں۔ جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں گی"

ناظر بیت المال قادیان

فہرست وعدہ کنندگان مع رقوم موعودہ برائے درویش فنڈ بابت سنہ ۱۹۶۰-۶۱ء

نام	رقم
مکرم عبد الرحمن صاحب پٹواری بھدرواہ	۲/۰
" عبد الخالق صاحب منڈاشی "	۲/-
" محمد عبد اللہ صاحب	۱/-
" میر جمال دین صاحب "	۲/-
سیارہ بیگم صاحبہ زوجہ	
عبد القدیر صاحب	۱/-
شمیم اختر صاحبہ بنت " " "	۱/-
نسیم احمد صاحب ابن " " "	۱/-
" ایس۔ ایم۔ کے یوسف حسین صاحب منگلور	۲/-
" صدیق امیر علی صاحب "	۲/-
M. K. Hammalika	3/-
Al Shek Ali Saheb	4/-
Abdul Qadir Saheb	[illegible]
Musa Hussain Saheb	3/-
Ahmad Hussain Sb	3/-
Mohd Hassan Sb	1/-
مکرم جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ	۲۰/-
" " یوسف احمد صاحب بانی "	۲۰/-
" محمد شمس الدین صاحب "	۵/-
" سید بشیر احمد صاحب کٹک "	۲/-
" مرزا امیر بیگ صاحب فیض آباد	۶/-
" ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب " ماہوار	۲/-
" محمد احمد صاحب جمشید پور	۵/-
" محمد سلیمان صاحب "	۲/-
" سید حمید الدین صاحب "	۷/-
" عبد الغنی صاحب پرسوڈیہ "	۲/-
" منصور احمد صاحب "	۶/-
" نصیر احمد صاحب "	۵/-
" محی الدین صاحب "	۲۹/-
" ظہیر الحق صاحب "	۲/-
" خورشید احمد صاحب "	۲/-
" محمد شفیع الہدیٰ صاحب "	۱/-
مکرم جناب عبد القدیر صاحب جمشید پور	۳/-
" شیخ آدم صاحب صدر جماعت چودوار	۲/-
" شمس الحق صاحب سیکرٹری تعلیم	۳/-
" فضل الرحمن خان صاحب سیکرٹری مال	۶/-
" عبد الرزاق صاحب گونڈہ	۶/-
" شمیم احمد صاحب "	۶/-
" مظہر احمد صاحب پال رانچی	۲/-
" ماسٹر نظام الدین صاحب "	۵/-
" ڈپٹی محمد ایوب صاحب "	۶۰/۰
" سید شفیق احمد صاحب ایم اے "	۲۰/۰
" مولوی عبد الحق صاحب فاضل "	۲/-
" عبد الباری صاحب "	۱/-
" سید محی الدین صاحب "	۵۰۰/-
" مکرم ننھے خاں صاحب سنگا جگنہ	۱/-
" میاں خاں صاحب "	۱/-
" منشی خان صاحب "	۱/-
" حبیب خان صاحب "	-/۱۲/-
" افضل خان صاحب "	-/۱۲/-
" علی محمد خان صاحب "	۱/-
" نواب خان صاحب "	۱/-
" حاجی بشیر احمد صاحب بجوپورہ	۱۰/-
" منشی قمر الدین صاحب مقدم انچولی بیرٹہ	۱۰/-
" منشی نور الدین صاحب "	۱۰/-
" محمد سلیمان صاحب البیلا	۱/-
" جمشید احمد صاحب "	۱/-
" انوار احمد صاحب "	-/۸/-
" ابرار احمد صاحب "	-/۸/-
" نور محمد صاحب "	-/۸/-
" مشتاق احمد صاحب "	-/۸/-
" امیر احمد صاحب "	-/۸/-
" خواجہ غلام نبی صاحب نائک یاڑی پورہ	۱/۸/-
" راجہ بشیر احمد صاحب بارکنگہ	۲/-
مکرم فضل الرحمن خان صاحب یاڑی پورہ	۱/۸/-
" بشیر احمد خان صاحب "	۱/۸/-
" خواجہ عبد السلام خان صاحب ملک "	۲/-
" غلام محمد صاحب راٹھر "	۱/-
محمد رمضان صاحب راٹھر "	۱/۰
" غلام محمد صاحب سیکرٹری مال "	۲/۴/-
" راجہ محمد عبد اللہ صاحب بڑانہ "	۲/-
" خواجہ ذہن الدین صاحب "	۲/-
" حکیم سید غلام محمد صاحب "	۲/۰
" ماسٹر عبد الحمید صاحب "	۲/-
" خواجہ غلام رسول صاحب میر "	۲/-
" خواجہ عبد المجید صاحب نائک "	۲/-
عائشہ بیگم صاحبہ والدہ حبیب اللہ صاحب "	۱/۸/-
" عبد العظیم خان صاحب نجام "	۱/-
" راجہ غلام محمد خان صاحب نمبردار "	۲/-
" راجہ منظور احمد خان صاحب	-/۸/-
" راجہ محمد یعقوب خان صاحب "	۱/-
" سعد اللہ صاحب	۹/-
" خواجہ نذیر احمد ناز صاحب "	۲/-
" حبیب اللہ خان صاحب نڈو "	۱/-

ششماہی اول کا آخری مہینہ اور احباب جماعت کا فرض

بجٹ سال رواں سنہ ۱۹۶۰-۶۱ کی ششماہی اول کے ختم ہونے میں اب صرف دو ہفتے باقی رہ گئے ہیں اب تک متوقع بجٹ آمد لازمی چندہ جات کے مقابل پر جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے جو وصولی ہوئی ہے۔ اس کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی نسبتاً بجٹ کے مطابق وصولی ۵۰ فی صدی تک ہے۔

چنتہ کنٹہ۔ یادگیر۔ حیدر آباد۔ بھونگر۔ مرکرہ۔ کالیکٹ۔ کرنول۔ ٹیلی چیری۔ منارگھاٹ۔ گونڈہ۔ جے پور۔ چک سکندر۔ آڑھلہ۔ رانچی۔ سنبھل پور۔ رشی نگر۔ جموں۔ بھدرواہ۔

نظارت ہذا ان جماعتوں کے احباب و عہدیداران اور جماعتوں میں مقیم مبلغین صاحبان کا شکریہ ادا کرتی ہے اللہ تعالیٰ جملہ تعاون کرنے والے احباب کو جزائے خیر دے۔ اور آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ کوشش اور خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ جماعتوں کے احباب اور عہدیداران نے تا حال وصولی کے معیار کو متوقع بجٹ کے مطابق لانے کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں کی۔ اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی ۵۰ فی صدی سے بھی کم ہے اور چند ایک جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی تا تاریخ وصولی برائے نام ہوئی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ ضروری اخراجات کو چونکہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے کمی آمد کی وجہ سے اس عرصہ میں بارِ خزانہ میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ سلسلہ کے جملہ کاموں کی انجام دہی کیلئے جہاں صدر انجمن احمدیہ کی ذمہ داری ہے وہاں تمام جماعتوں کے عہدیداران اور احباب بھی اس میں برابر کے شریک ہیں۔ اگر اس ذمہ داری کا صحیح طور پر احساس کرتے ہوئے جماعتیں پورے طور پر تعاون کا ثبوت دیں اور اپنے مالی فرائض کی انجام دہی کے لئے جلد جلد کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ چندوں کی وصولی کی پوزیشن بہتر ہو کر بارِ خزانہ کا بوجھ کافی حد تک کم ہو سکتا ہے۔

چونکہ ششماہی اول چند روز تک ختم ہو رہی ہے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و احباب اور مبلغین صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس عرصہ میں وصولی چندہ جات کے کام کی طرف خاص توجہ دے کر ممنون فرمائیں اور جن جماعتوں میں وصول شدہ چندہ جات ابھی مرکز میں بھجوائے جانے باقی ہوں۔ ایسی رقوم اکتوبر کے آخری ہفتہ میں ہر حال بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ مرکز بھجوا دی جائیں۔ نیز جن جماعتوں کی رقوم بلا تفصیل پڑی ہوں ان کو بھی چاہیئے کہ چندہ جات کی تفصیل جلد از جلد بھجوا دیں تا کہ ششماہی اول کے اختتام پر ۳۰ تک تمام جماعتوں کی طرف سے آمد چندہ جات کی تکمیل مرکزی ریکارڈ میں ممکن ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت اور عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ بہتر رنگ میں اپنے فرائض کو بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

اخبار بدر کے قلمی معاونین کی خدمت میں

اخبار بدر میں اشاعت کیلئے اپنے مضامین اور تبلیغی رپورٹیں ہمیشہ کاغذ کے نصف حصہ پر صاف تحریر میں لکھ کر بھیجا کریں۔ افسوس ہے کہ نو آموز مقالہ نویس اور نامہ نگار حضرات اس کا خیال نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے ایسے مضامین اور رپورٹیں قابل اشاعت بنانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ باریک و نیم تحریر میں موصولہ مضامین یا رپورٹیں اگر کبھی درخور اشاعت نہ ہوں تو اس پر شکوہ نہ کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

خبریں

نئی دہلی ۹ اکتوبر - آل انڈیا ہندو مہا سبھا ورکنگ کمیٹی نے کل اپنی میٹنگ میں پاکستان کے صدر ایوب کے اس حالیہ بیان پر اظہار افسوس کیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان کی فوج مسئلہ کشمیر کو غیر معین عرصہ کے لئے غیر حل شدہ نہیں چھوڑ سکتی اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کی طرف سے پاس شدہ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ نہری پانی کا معاہدہ طے ہو جانے کے نتیجہ کے طور پر پاکستان کی ٹوک مزید تیز ہو گئی ہے۔

نیویارک ۹ اکتوبر - روسی وفد نے امریکی وزارت خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ وزیر اعظم روس مسٹر خروشچیف ۱۳ اکتوبر کو واپس ماسکو روانہ ہو جائیں گے واضح رہے کہ اس سے پہلے مسٹر خروشچیف کا دو تین ہفتے نیویارک میں ٹھہرنے کا پروگرام تھا۔ اور وہ تخفیف اسلحہ کی بحث میں حصہ لینا چاہتے تھے۔ مگر اب انہوں نے واپس جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

نیویارک ۹ اکتوبر - اتحادی جنرل اسمبلی نے کل رات کمیونسٹ چین کو نمائندگی دینے کا مسئلہ ایجنڈا میں شامل نہ کرنے کے متعلق سٹیرنگ کمیٹی کی سفارش کی منظوری دے دی ہے۔ لیکن اس تحریک پر دونوں کے تناسب سے مغربی طاقتوں اور جیانگ کے حامیوں کو مایوسی ہوئی ہے۔ انہیں توقع تھی کہ اس تحریک کے حق میں کم از کم دو تہائی ووٹ مل جائیں گے مگر جب ووٹنگ کے نتیجہ کا اعلان کیا گیا تو اس کے حق میں صرف ۴۲ ووٹ نکلے جبکہ ۳۴ ووٹ خلاف تھے۔ اور ۲۲ ممبران نے ووٹنگ میں حصہ نہ لیا تھا۔ بحث کے دوران میں امریکی نمائندہ مسٹر واڈز ورتھ اور بھارت کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن میں شدید جھڑپ ہوئی جس سے ماحول بہت کشیدہ اور تلخ ہو گیا جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں امریکہ اور بھارت کے نمائندوں میں یہ پہلی تلخ گفتگو تھی۔

اسمبلی سٹیرنگ کمیٹی نے یہ سفارش کی تھی کہ چین کو نمائندگی دینے کا سوال اسمبلی کے ایجنڈا پر نہ رکھا جا سکے۔ بحث کے دوران میں بہت سے نمائندوں نے اپنی تقاریر میں چین میں بھارت کے نمائندہ مسٹر کرشنا مینن بھی شامل تھے چین کو نمائندگی دینے پر زور دیا تھا۔

۹ اکتوبر زنجی بار کے سلطان سر خلیفہ بن ہارون کی صبح سویرے فوت ہو جانے کی اطلاع ملی ہے مرحوم سلطان کی عمر ۸۱ برس تھی۔

واشنگٹن ۹ اکتوبر امریکی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے آج کہا کہ روس نے مغربی جرمنی کو مسلح کئے جانے کے خلاف امریکہ سے جو پروٹسٹ کیا ہے اس کا مقصد اتحادی جنرل اسمبلی کی توجہ دوسری طرف مبذول کرنا ہے۔ اور سنے مسائل کھڑے کرنا ہے۔ آپ نے کہا امریکہ نے اس مراسلہ کا باقاعدہ جواب دینے کی بجائے بیان کے ذریعہ اسے ٹھکرا دیا ہے۔

نیویارک ۹ اکتوبر - پنڈت جواہر لال نہرو نے کل رات یہاں ایک انٹرویو کے دوران میں اعلان کیا کہ اگر کشمیر کی موجودہ پوزیشن کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ معیشتوں کی پوٹلی کھولنے کے مترادف ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں ہمیں تمام ناپسندیدہ نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پنڈت نہرو سے ایک امریکی نامہ نگار نے دریافت کیا تھا کہ اب جبکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان نہری پانی کے مسئلہ کا سمجھوتہ ہو گیا۔ کیا کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے کوششیں شروع کی جائیں گی۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ نہری پانی کے مسئلہ کا حل ہو گیا ہے۔ لیکن جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے۔ اس کی بالکل مختلف بنیادیں ہیں ہمارے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان نے ہمارے علاقہ کے ایک حصہ پر حملہ کیا ہے اور وہ وہاں قبضہ کئے بیٹھا ہے۔ پاکستان کے نزدیک یہ مسئلہ مختلف شکل کا ہے۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ کشمیر میں جنگ بندی کے بعد گذشتہ ۱۲ سال کے عرصہ میں ہماری طرف بہت زیادہ اہم تبدیلیاں ہو چکی ہیں کشمیر میں ۲ عام انتخابات ہو چکے ہیں جو کہ ایک نہایت اہم بات ہے وہاں ایک اسمبلی کام کر رہی ہے جسے کہ بہت کافی اختیارات حاصل ہیں۔ وہ قانون بناتی ہے اور ماسوائے بعض کئی ایسے معاملات کے ۔ وہ تمام کام کرتی ہے جو کہ پارلیمنٹ کرتی ہے۔ بعض کئی ایسے معاملات صرف مرکزی پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہیں پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ ہمارے آئین کا یہ ایک حصہ ہے کہ ہم کشمیر کی منتخب اسمبلی کی منظوری کے بغیر کشمیر کو ہاتھ تک نہیں لگا سکتے۔

منظوری عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ ملکی (بھارت)

مورخہ ۳۰/۹ بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں مجلس انصار اللہ ملکی (بھارت) کا انتخاب عمل میں آیا۔ منتخب عہدیداران کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ یہ انتخاب ۱۴ دسمبر ۱۹۶۲ء تک کے لئے ہوگا۔ بھارت کی تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ان عہدیداروں کے ساتھ تعاون فرمائیں۔

۱۔ معتمد عمومی . . . . مکرم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی
۲۔ معتمد مال . . . . مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی فاضل
۳۔ معتمد تعلیم . . . . مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل
۴۔ معتمد تربیت . . . . مولوی برکات احمد صاحب بی۔اے راجیکی
۵۔ معتمد خدمت خلق . . . . فضل الٰہی خاں صاحب
۶۔ معتمد اصلاح و ارشاد . . . . . مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل
۷۔ معتمد ذہانت و صحت جسمانی . . . . مولوی برکت علی صاحب

۷/۱۰/۶۰ ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ملکی (بھارت) قادیان

پروگرام دورہ مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جموں

برائے جماعتہائے احمدیہ کشمیر ۱۵/۱۰/۶۰ - تا - ۱۵/۱۱/۶۰

منددجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم بابو محمد یوسف صاحب پراونشل امیر حسب منددجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۱۵/۱۰/۶۰ تا ۱۵/۱۱/۶۰ بغرض تشخیص بجٹ پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و بقایا جات وغیرہ کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں جملہ احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے پوری توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں بابو صاحب موصوف کی موجودگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے وصولی کے کام کو تیز کریں گے۔ اور جملہ مالی امور میں اُن کے ساتھ پورا تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	کیفیت
۱	اننت ناگ (اسلام آباد)	۱۵/۱۰/۶۰ شام	۱ یوم	۱۶/۱۰/۶۰ صبح	
۲	شورت (کنی پورہ)	" ۱۶ "	۴ "	" ۲۰ شام	
۳	یاڑی پورہ وچک ایریج	" ۲۰ "	۲ "	" ۲۲ صبح	
۴	آسنور	" ۲۲ دوپہر	۳ "	" ۲۸ "	
۵	رشی نگر	" ۲۸ "	۳ "	۳۱/۱۰/۶۰ شام	
۶	مانڈوجن	۱/۱۱/۶۰ شام	۱ "	۲/۱۱/۶۰ صبح	
۷	شوپیاں - رانو	۲/۱۱/۶۰ دوپہر	۲ "	" ۴ "	
۸	ہاری پاری گام	" ۴ "	۲ "	" ۷ "	
۹	سرینگر	" ۷ "	۲ "	" ۱۰ "	
۱۰	بانڈی پورہ	" ۱۰ "	۱½	" ۱۲ "	
۱۱	ریجیہ مرگ دلدرون	" ۱۲ "	۳ "	" ۱۵ "	
۱۲	سرینگر	" ۱۵ "	۱ "	" ۱۶ "	
۱۳	واپسی جموں	۱۶/۱۱/۶۰ "	—	—	